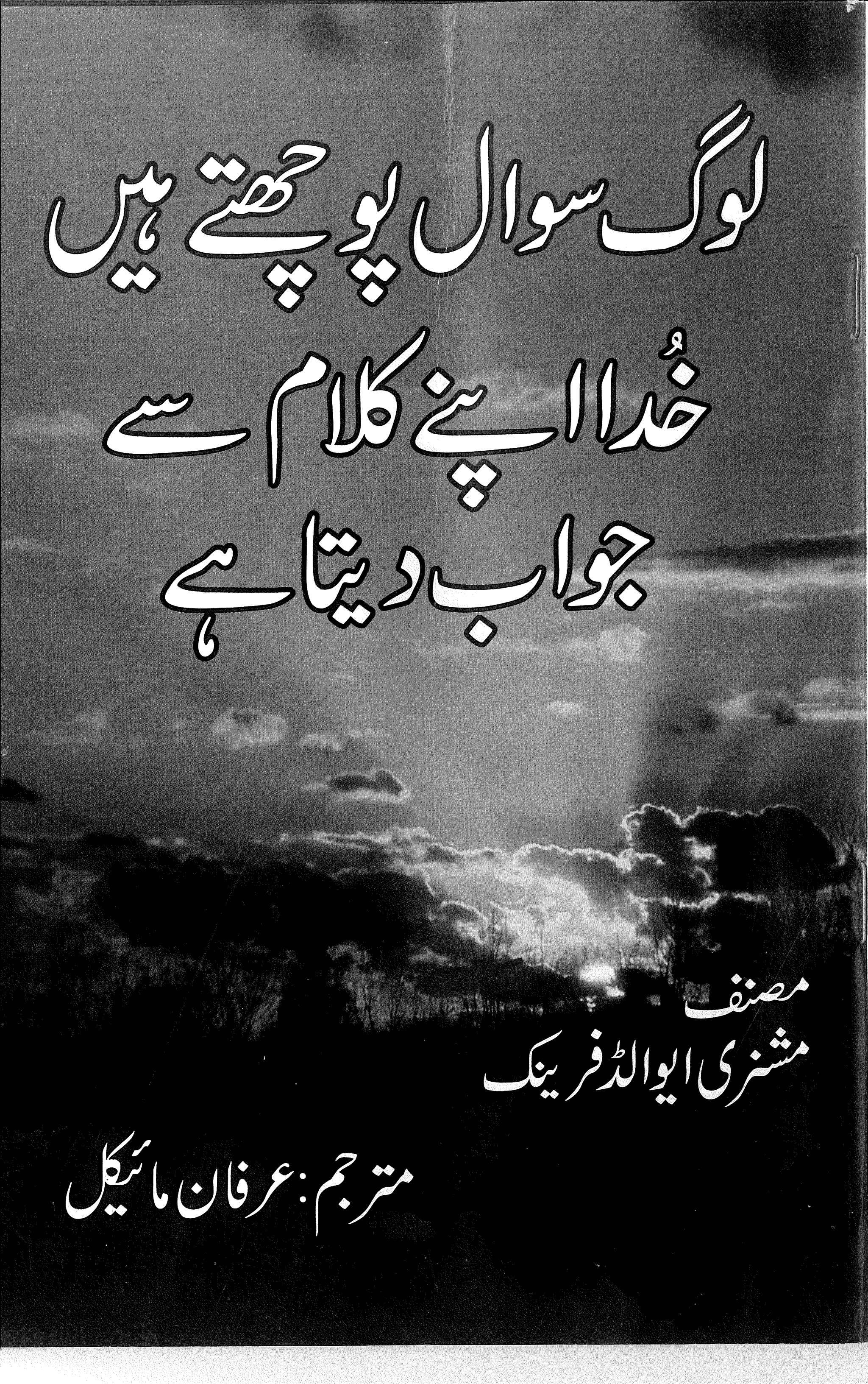

لوگ سوال پوچھتے ہیں
خُدا اپنے کلام سے
جواب دیتا ہے

مصنف
مشنری ایوالڈ فرینک

مترجم: عرفان مائیکل

Son Printer
sonprinter@yahoo.com

لوگ سوال پوچھتے ہیں
خدا اپنے کلام سے
جواب دیتا ہے

مصنف
مشنری ایوالڈ فرینک
مترجم: عرفان مائیکل

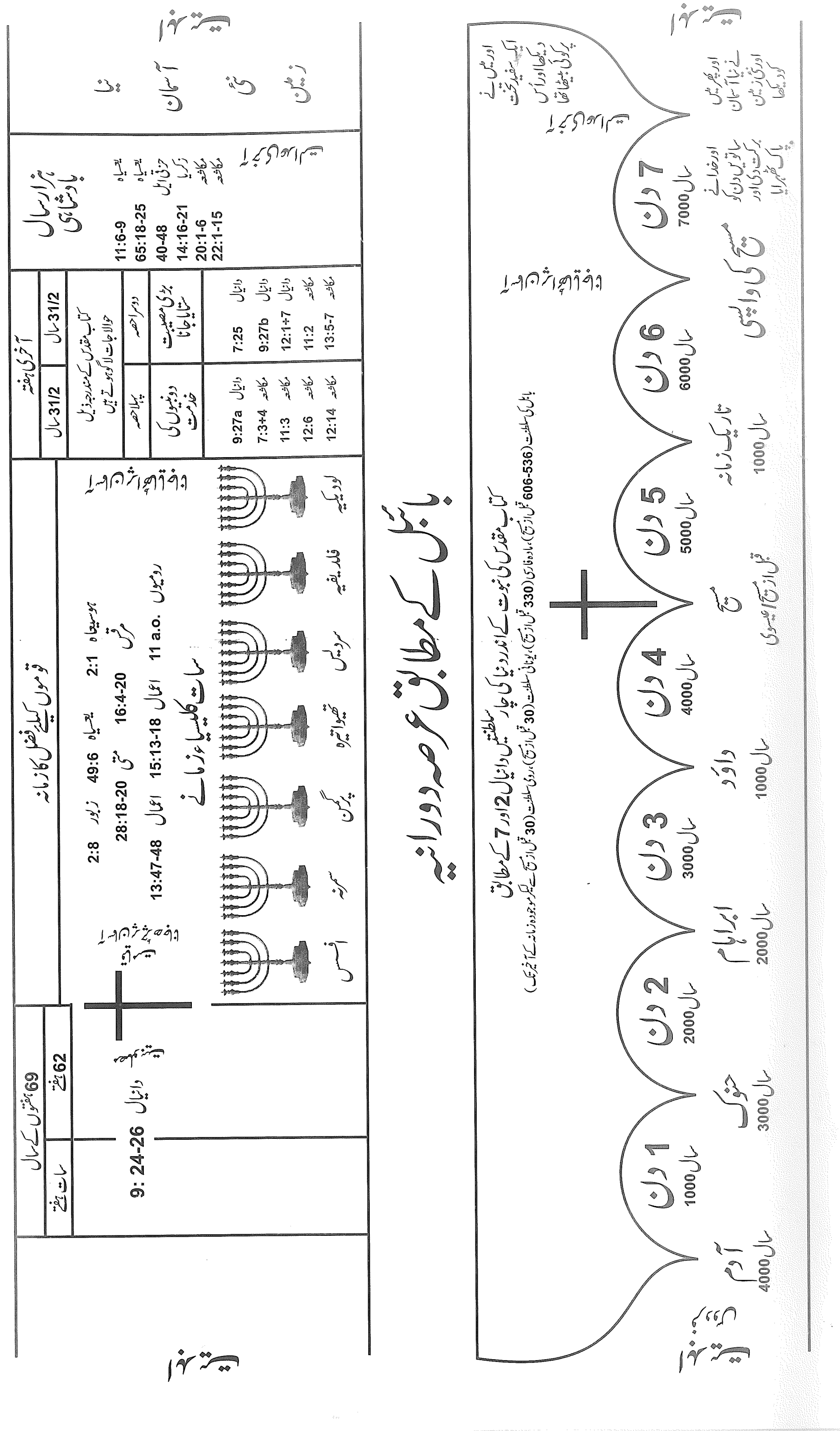

تعارف

سوالات کی فہرست

س ا۔ بھائی برنہم کی خدمت پر آپ کا کیا خیال ہے؟

س ۲۔ بھائی برنہم کو جو ذمہ داری سونپی گئی اُس کی اصل عبارت کیا ہے؟

س ۳۔ اخیر زمانہ کے پیغام کے بارے میں آپ کا راسخ عقیدہ کیا ہے؟

س ۴۔ کیا آپ چند نکات پر مبنی کی اصلاح کرتے ہیں؟

س ۵۔ آپ کے لئے حتمی کیا ہے؟ کتاب مقدس یا مسیح؟

س ۶۔ کیا آپ کی تعلیم مختلف ہے اُس کے متوازی جو بھائی برنہم نے سکھایا؟

س ۷۔ کیا آپ سات مہروں کے کھل جانے پر ایمان رکھتے ہیں؟

س ۸۔ کیا ساتویں مہر منکشف ہوئی تھی؟

س ۹۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ مکاشفہ 10/1-7 1963ء میں پورا ہو گیا؟

س ۱۰۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ بھائی برنہم کو سات گرج کی آوازوں کا مکاشفہ ملا؟

س ۱۱۔ بھائی برنہم نے بار بار کیوں تیسری کھینچ کے بارے بتایا؟

س ۱۲۔ بھائی برنہم کیوں اکثر مکاشفہ 10/7 کا حوالہ دیتے تھے؟

س ۱۳۔ کیا آپ آٹھویں فرشتے کی خدمت کو مانتے ہیں؟

س ۱۴۔ کیا آپ پروشیا کی تعلیم مانتے ہیں؟

س ۱۵۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ ابنِ آدم لوقا 21/27 کے مطابق آ چکا ہے؟

س ۱۶۔ آپ کی خدمت کے بارے؟ کیا یہ کتاب مقدس میں ملتی ہے؟

س ۱۷۔ کیا آپ بھائی برنہم کے پیغامات کی تبلیغ کرتے ہیں؟

س ۱۸۔ روحانی خوراک کون سی ہے، بھائی برنہم کے پیغامات یا کتابِ مُقدس؟

س ۱۹۔ آخری دنوں کی کلیسیاء کو خداوند کے سامنے کون پیش کرے گا؟

س ۲۰۔ آپ کا اُن کے بارے کیسا ردِعمل ہے جو آپ کے نام کی غیبت کرتے ہیں؟

س ۲۱۔ کیا بھائی برنہم نے کثرت ازدواج کی تلقین کی؟

س ۲۲۔ شادی اور طلاق پر آپ کی تعلیم کیا ہے؟

س ۲۳۔ خدا کے خادم کے خاندان کے بارے میں کیا ہے؟

س ۲۴۔ سات کلیسیائی زمانے کی کتاب کے بارے میں کیا ہے؟

س ۲۵۔ کیا سات کلیسیائی زمانوں میں ہر ایک کا دورانیہ بھائی برنہم پر منکشف ہوا تھا؟

س ۲۶۔ کیا بھائی برنہم نے پیشن گوئی کی کہ 1977ء میں اختتام ہو گا؟

س ۲۷۔ کیا بھائی برنہم نے ایسا کیلنڈر دیکھا جو 1977ء کے سال پر ختم ہو گا؟

س ۲۸۔ کیا نئی پیدائش اور پاک روح کا بپتسمہ ایک ہی بات ہے؟

س ۲۹۔ اُس تمبُو رویا کے بارے کیا جو بھائی برنہم کو ملتی؟

س ۳۰۔ کیا رویا ملنے کے بعد بھی ادھوری رہ سکتی ہے؟

س ۳۱۔ اسرائیل اور کلیسیاء کے درمیان کیا مماثلت ہے؟

س ۳۲۔ نجات کے منصوبہ کے مطابق ہم کس مرحلہ میں ہیں؟

......oOo......

تعارف

مختلف ممالک کے خادموں نے چند سوالات بھائی فرینک سے پوچھے اور مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے بلکہ سب کے ساتھ نرمی کرے اور تعلیم دینے کے لائق اور بردبار ہو۔ اور مخالفوں کو حلیمی سے تادیب کرے۔ شاید خدا اُنہیں توبہ کی توبت بخشے تاکہ وہ حق کو پہچانیں۔ اور خداوند کے بندہ کے ہاتھ سے خدا کی مرضی کے اسیر ہو کر ابلیس کے پھندے سے چھوٹیں۔ ۲-تمیتھیس 2 باب 26-24 آیت۔

اس تشریح کے اندر ہم زندگی اور موت پر غور کر رہے ہیں۔ کلام کے اندر زندگی ہے۔ جب کہ تفسیر کے اندر موت ہے۔ ہر تفسیر دشمن کی طرف سے لوگوں کی گردن کے گرد رکھا ہوا پھندا ہے۔ ہمیشہ وہ ایکدم پھانسی نہیں دیتا۔ بلکہ وہ اِن لوگوں کو اسیر کر کے اپنی مرضی کا غلام بناتا ہے جیسا کہ اُوپر کلام میں واضح بیان کیا گیا ہے۔

چونکہ میں آدھی صدی سے زائد خدا کی خدمت میں ہوں۔ خدا کے فضل سے دنیا کے بہت سارے خادم بھائیوں میں ایک خاص پر اعتمادی قائم ہو چکی ہے۔ انہوں نے پہچانا ہے کہ خدا نے مجھے دُنیا کی قوموں تک اُس کی ابدی خوشخبری کو پہنچانے کے لیے مقرر کیا ہے۔ بھائی برنہم کی خدمت کے بعد اب یہ میری ذمہ داری ہے کہ خدا کا سچا کلام خدا کے لوگوں تک پہنچایا جائے، اُس کے تمام وفادار خدام کے تعاون سے۔ جس طرح ہمارے خداوند کے دنوں میں ہوا تھا، اور رسولوں اور نبیوں کے زمانہ میں تھا، اسی طرح آجکل میسج (message) میں بھی ہے،"۔۔۔بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور جاہل اور بے قیام لوگ اُنکے معنوں کو بھی اور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتے ہیں"۔ (2-پطرس 3/16)۔ یہ طور طریقہ تمام

زمانوں میں چلتا رہا ہے۔ متعدد تفسیروں نے زیادہ تقسیم اور نظریاتی اُلجھنوں کو جنم دیا ہے۔ حتیٰ کہ اِس وقت کے پیغام کے اندر بھی۔ وہ خدام جو حقیقی طور پر خدا کے لوگوں کی رُوحانی فلاح کے لیے فکر مند ہیں مزید موجودہ حالت کو تسلیم نہیں کرنا چاہتے اور متعدد نکات اور سوالات کے بارے میں وضاحتیں طلب کر رہے ہیں۔ خدا کے تمام حقیقی فرزندوں کا حق اور خواہش ہے کہ درست جوابات جانیں جو صرف اور صرف کلامِ مقدس کی بنیاد پر ہوں۔

میں بھائی برنہم کو شخصی طور پر جانتا تھا اور اُس کی غیر معمولی خدمت کا چشم دید گواہ تھا۔ اگست 1955ء میں اُس کی عبادتوں میں پورا ایک ہفتہ حاضر رہا۔ ستمبر 1958ء سے میں نے بذریعہ ڈاک اُس کے اُن پیغامات کو حاصل کرنا شروع کیا جن کی وہ امریکہ میں منادی کرتے تھے اور میں باقاعدگی سے جرمن زبان میں اُن کا ترجمہ کرنے لگا۔ دسمبر 1962ء میں، بھائی برنہم سے ذاتی گفتگو کے دوران میں نے اُن کو واضح کیا کہ میں یہ کس طرح کرتا ہوں۔ برائے نام کال فون (ہیڈ سیٹ) استعمال کر کے سنتے ساتھ بیک وقت جرمن زبان کے اندر ترجمہ کرتا تھا۔ اُن جمع ہوئے سامعین کے واسطے۔ 1963ء میں اُسے یہ یاد آیا اور اُس نے اِس کے بارے میں بتایا۔

"خدمت بذریعہ ٹیپ (Tape) دنیا بھر میں ہے، ہر جگہ میرے خیال میں یہ ایک طریقہ جس کے وسیلہ سے خدا نے میسج (message) کو بے خدا جگہوں تک پھیلا دیا ہے۔ واپس تاکہ اس کا ترجمہ ہو۔ جرمنی میں وہ ٹیپ (Tape) حاصل کرتے تھے۔ وہ اپنی جماعتوں میں لے جاتے تھے جو کہ سینکڑوں اور سینکڑوں میں لوگ اپنے کانوں میں چھوٹے آلے لگا کہ اور ٹیپ (Tape) کو چلا دیتے تھے اور جسے میں اب بیان کر رہا ہوں۔ وہ وہاں کھڑا وہی تاثر کسی دوسری زبان میں پیش کر رہا ہے اور سینکڑوں کے سامنے کر رہا ہے اور سینکڑوں میں لوگ میسج اور شفا پا رہے ہیں۔ صرف ٹیپوں (Tapes) کے وسیلہ سے جو ساری دنیا میں جا رہی ہیں۔ سب انگریزی میں

لیکن ترجمہ ہو جانے کے بعد بہت بہت زبانوں (یورپ) قبیلوں میں (جنوبی افریقہ) اور ساری دنیا میں ہم واپس بذریعہ ڈاک اُن سے سنتے ہیں"۔ (گواہی، شرپوپورٹ، ایل۔اے۔وی 17۔این 5، بمعہ 63-11-28)۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ بھائی برینہم جنوبی افریقہ سے سونی جیکسن اور میرا حوالہ دے رہے تھے۔ کیونکہ اُس وقت صرف ہم ہی اُن کے پیغامات کا ترجمہ کر رہے تھے۔ پچھلے 47 برس سے زائد میں نے متعدد بار اُس کے پیغامات کو پڑھا اور سُنا اور ترجمہ بھی کیا ہے، اِس واسطے میں کہہ سکتا ہوں کہ میں آخری وقت کے پیغام کو کسی سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ میں خدا کے کلام سے بھی واقف ہوں۔ اپنی جوانی کے آغاز سے ہی کلامِ مقدس سے۔ حقیقت میں بہت چند خادموں نے پوچھا "کلام کیا کہتا ہے"؟ جب سوال پوچھے تو یہ میرے لیے بہت تشویش کا باعث تھی کیونکہ ضرور تھا کہ میں جواب خدا کے لکھے ہوئے کلام میں سے دُوں جو ابد تک قائم رہتا ہے۔ (یسعیاہ 40/8؛ 1- پطرس 1/23)

دیباچہ

خداوند میں پیارے عزیز بھائیو!

خدا کے پیارے فرزندو۔

میں پہلے یہ کہتا ہوں: میں عین ابتدا سے ہی واضح کر دینا چاہتا ہوں اور جیسا کہ آپ بعد میں بھی دیکھیں گے۔ اس کی قطعاً اجازت نہیں کہ کسی بھی تعلیم کی بنیاد ایک واحد کلام کا حوالہ یا ہمارے خداوند کا یا رسول یا کسی نبی کا دیا ہوا کوئی واحد بیان ہو۔ یہ الٰہی طور پر لازمی ہے کہ سب چیزیں دو یا تین گواہوں پر مشتمل ہو۔ (استثنا 19/15) یا دو یا تین کلام کے حوالوں پر ہو۔ ہمارے پاس صرف ایک انجیل نہیں ہے بلکہ چار اناجیل ہیں تاکہ ضروری تصدیق مکمل طور پر میسر ہو۔ مثال کے طور پر اگر آپ ارشادِ اعظم کو مکمل طور پر نہیں لیتے جیسے کہ متی 28/16-20، مرقس 16/15-20، لوقا 24/33-53 اور یوحنا 20/19-31 میں ملتا ہے تو پھر آپ اِسے پورے طور پر نہیں پا سکتے۔ اور آپ پھر اس ایک ارشادِ اعظم کے چاروں حصوں کو اعمال 2/38 میں نہیں لے جاتے اور باقی سب حوالے جو لاگو ہوتے ہیں تو پھر ابھی تک آپ اس مضمون پر مکمل غور نہیں کر پائے۔ پانی کے بپتسمہ کی دُرست کاروائی کے بارے میں آپ کے پاس اصل جواب نہیں ہے۔

جو کوئی واقعی پیدائش کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتا ہے اُس کو چاہیے کہ وہ زندگی کے بارے، خدمت کے بارے، دُکھ اُٹھانے اور موت کے بارے، جی اُٹھنے کے بارے میں اور ہمارے خداوند اور نجات دہندہ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کو جاننے کے لئے ضرور ہے کہ چاروں اناجیل کو پڑھا جائے اور جو کوئی جاننا چاہتا ہے کہ ہمارے خداوند نے رسولوں کو آسمان پر جانے سے پہلے 40 دن کے عرصہ میں خدا کی بادشاہی کے بارے سکھایا تو لازمی اعمال 1/1-3 پڑھے۔ جو

چیزیں چاروں اناجیل میں شامل نہیں وہ آپ کو آگے جا کر ملتی ہیں، مثال کے طور پر ہمارا خداوند بادلوں میں اُٹھا لیا گیا جیسا کہ آپ اعمال 1/9 میں پڑھ سکتے ہیں۔ اور پھر گیارہویں آیت میں ہمیں بتایا گیا کہ اُس کی واپسی بدنی ہو گی اُسی طرز میں جیسے وہ آسمان پر گیا۔ (لوقا 24/50-51) پہلا یوحنا 3 میں پڑھتے ہیں'' ۔۔۔ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے'' آمین!

جو کوئی پولُس کی تبدیلی اور اُس کی خدمت اور اختیار کے بارے جاننا چاہتا ہے تو صرف اعمال 9 باب نہیں پڑھے بلکہ آپ کو لازمی بائیسواں باب اور چھبیسواں باب شامل کرنا ہوگا تا کہ جامع نظر ثانی ہو سکے اور پھر پہلا کرنتھیوں 15 باب 11-1، یہ پولُس رسول تھا، نہ کہ پطرس۔ جس نے اطلاع دی کہ خداوند یسوع مسیح جی اُٹھنے کے بعد 500 سے زائد بھائیوں پر ظاہر ہوا تھا۔ اِن مثالوں سے ہم واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ کلام کا کوئی ایک حوالہ کافی نہیں ہے۔ بلکہ کسی بھی ایک مضمون کی نسبت سے ہمیں سارے کلام کو شامل کرنا ہے۔

ہمیں اُس تنبیہ پر بھی دھیان دینا ہے جو پولس رسول نے 2- کرنتھیوں 4-11/1 میں دی۔ کہ کس طرح شیطان وہی پرانا سانپ نے حوّا کو بہکایا۔ جب وہ حوّا سے مخاطب ہوا۔ اُس نے بڑی سادگی سے صرف ایک لفظ کا اضافہ کیا ''نہیں'' جیسا کہ ہمیں پیدائش 3/1 میں ملتا ہے۔ جس کا خداوند خدا نے آدم کو پیدائش 2/16 میں حکم دیا تھا اور اس سبب سے عورت براہ راست اُس کے اثر کے تابع ہوگئی اور اسیر ہوگئی۔ اُس کی مرضی پر ہی دُشمن ہمیشہ اُس مضمون پر بحث جاری رکھتا ہے جس کے بارے خداوند بیان کرتا ہے۔ لیکن وہ کبھی بھی ہو بہو الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ وہ کبھی بھی اصل کلام کی سچائی میں نہیں رہتا۔ وہ بیان نہایت ہی واضح تھا ''تم باغ کے ہر درخت کا پھل آزادی سے کھانا۔۔۔'' مگر دُشمن نے یہ کہہ کر شک پیدا کیا، '' کیا خدا نے کہا ہے، تم باغ کے ہر

درخت کا پھل نہ کھانا''؟ خدا کی اصل بات میں وہ ایک لفظ کا اضافہ سانپ کا زہریلا ڈنگ بن گیا۔ جس وجہ سے پہلا جوڑا اور پھر ساری انسانیت پر موت کا حکم جاری ہو گیا اور خدا سے جدائی ہو گئی پہلے آدم نے خالص بیج بویا، خدا کے کلام کا اصل بیج اور پھر جلدی سے دُشمن آیا اور اپنی ملاوٹ کا بیج تفسیروں کے وسیلہ سے بو دیا (متی 13)۔ اسی طرح وہ اُنہیں اپنا غلام بنا کر اپنی مرضی کے تابع کرتا ہے۔ یہ خدا کے لوگوں کے لئے دُشمن کے سب پھندوں سے نجات حاصل کرنے کا وقت ہے تا کہ خدا کی مرضی میں واپس لوٹ آئیں۔

انسانی عقل کو کسی بھی دھوکے پر کسی ایک جُملے میں اضافہ اور پھر غلط مطلب اور غلط تفسیر کے ذریعے یقین دلایا گیا وہ تنبیہ کہ اس نبوت کی کتاب پر نہ کوئی بڑھائے اور نہ کوئی گھٹائے ہمیں نہایت سنجیدگی سے لینی ہے (مکاشفہ H-18-22/18) کیونکہ نتیجہ نا قابل تنسیخ ہے۔ کتاب مقدس کے ہر سوال کے لئے، ہر مضمون کے لیے ایک ہی صحیح جواب ہے جو کلام میں سے موزوں طور پر ملے۔ بہت سی متعدد تفسیریں دُشمن کا کام ہے۔ نیک و بد کے درخت سے کھانے کا انجام۔ اخیر زمانہ کے پیغام کے اندر بھی لاتعداد مختلف تعلیمات پر بھی یہی لاگو ہوتا ہے۔ اگر ہم سب چیزوں کو کلام میں واپس لے کر جائیں تو ایک ہی سچا جواب ملتا ہے، کوئی غلط فہمی ممکن نہیں۔ تمام خادموں اور تمام جماعتوں کی توجہ لازمی ایک مرتبہ پھر، خدا کے کلام کی پوری عزت کے ساتھ میل پر مرکوز ہونی چاہیے۔ اور یہی آسمان اور زمین پر حتمی ہے۔ سب سے لمبا پیغام جو بھی برنہم نے سنایا تھا۔ ''فرمودہ کلام ہی اصل بیج ہے'' (مارچ 18 1962ء جو چھ گھنٹے سے زیادہ چلا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اُس نے برتر طور سے خدا کے کلام میں صِفات پیش کیں ۔۔۔ اگر وہ اس کلام کے مطابق نہیں بیان کرتے، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن میں کوئی نور نہیں'' ۔ (یسعیاہ 8/20)

اعتراضاً خدا کے کلام اور میسج میں بھی مُشکل باتیں بھی ہیں۔ ہمیں لازمی ایسے بیانات کو دُرست

الٰہی ترتیب دیتی ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے خداوند نے کہا تب کہا ''۔۔۔ تُمتُھس اسرائیل کے شہروں کے اوپر میں جانا چاہیے جب تک ابنِ آدم نہ آئے۔۔۔'' (متی 10/23) اُس نے یہ بھی کہا '' میں تم سے سچ کہتا ہوں، یہاں چند شخص ایسے کھڑے ہیں جو موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے جب تک خدا کی بادشاہی کو جلال میں آتا نہ دیکھیں'' (مرقس 9/1) ہمیں ایسے بیانات کو درست سیاق وسباق اور نجات کے منصوبہ اوران کی تکمیل کے مطابق دیکھنا پڑے گا۔ شریعت اور انبیاء یوحنا تک رہے (لوقا 16/16) اُس وقت سے خدا کی بادشاہی کی منادی ہو رہی تھی۔ پنتکست کے دن اُس کا نزول قوت سے ہوا، جیسا کہ اُس کا اعلان یوحنا بپتسمہ دینے والے نے متی 3/2 اور ہمارے خداوند نے متی 4/17 میں کہا تھا۔ کلیسیاء پیدا ہوئی، اُسے روحانی زندگی ملی اور جلالی نجات دہندہ اُس کے درمیان میں چلنے پھرنے لگا۔ مکاشفہ پہلے باب میں یوحنا نے ابنِ آدم کو اپنے جلال میں اپنی کلیسیاء کے درمیان چلتے پھرتے دیکھا جسے سونے کے سات شمعدانوں سے تشبیح دی گئی ہے۔

پولس رسول نے اپنے آپ کو شامل کرتے ہوئے جب یہ کہا '' دیکھو میں تمہیں ایک بھید بتاتا ہوں: ہم سب سوئیں گے نہیں، بلکہ ہم سب تبدیل ہو جائیں گے۔ (1- کرنتھیوں 15/51) اب ہم اس کی تکمیل کی اُمید کر رہے ہیں۔ پولس رسول نے کلام کے بارے اعلانات کئے اور پولس رسول کی تحریریں بتاتی ہیں کچھ چیزوں کو سمجھنا مشکل ہے (2- پطرس 3/15-16)۔ کسی کو بھی اپنی وضاحت یا تعلیم بنانے کی جرأت نہیں کرنی چاہیے اُن بیانات سے جو بھائی برنہم نے کہے اور جن کو سمجھنا مشکل ہے۔ مثال کے طور پر اُس نے کہا '' اور جب مہریں کھلیں اور بھید منکشف ہوا تو ایک فرشتہ نیچے اُترا۔ وہ فرشتہ، مسیح، جس نے اپنے پاؤں خشکی اور سمندر پر رکھے اور اُس کے سر پر دھنک تھی۔ اب یاد رکھیں کہ ساتواں فرشتہ اِس آمد کے وقت زمین پر ہی ہے''۔

بھائی برنہم ابھی زمین پر ہی تھے جب اس '' عہد کا فرشتہ'' نے اپنے آپ کو اس مافوق الفطرت بادل میں ظاہر کیا۔ حوالہ: '' وہ عظیم عہد کا فرشتہ، وہی جو بیابان میں موسیٰ کے ساتھ تھا۔ وہ جو دمشق کی راہ پر پولس کے پاس آیا، وہی جس نے ہمارے ساتھ اپنی تصویر کی اجازت دی، وہی جو اُس دن لائف میگزین کی تصویر میں تھا وہی کلام اُسی خدا کے وسیلہ سے۔۔۔'' (مسیح، خدا کا منکشف بھید ہے، صفحہ 92)

اُس نے مزید کہا '' اور یہاں وہ دسویں باب میں واپس لوٹتا ہے۔ آمد کے وقت کے بعد، کس طرف اشارہ ہے؟ یہ کونسی آمد کا نشان ہے؟ اور دسویں باب میں آمد کے بعد لوٹنے کا کیا مطلب ہے؟ اور آگے بھی؟ صرف چند منٹوں کے بعد بھائی برنہم نے کہا، '' اُس نے غیر اقوام کی دُلہن کو لے لیا ہے اور وہ اُسے یہاں سے محل میں لے جائے گا، جلال میں اپنے باپ کے گھر، شادی کی ضیافت کے لیے اور واپس نیچے آکر خود کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کرے گا 144,000 پر'' مُنادوں کو چاہیے کہ اس خصوصی بیان پر توجہ دیں۔ دُرست طور سے واقعہ کی نسبت کے ساتھ جوڑیں اور فوراً اپنے خیالات پیش کرنے بند کر دیں! کیونکہ نہ کلام، نہ ہی پولس رسول یا بھائی برنہم کا کوئی بیان کسی کو ذاتی تفسیر کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ خدا خود اپنا مترجم ہے۔ وہ اپنے کلام پر نظر رکھتا ہے تا کہ اپنے وعدوں کو پورا کرے۔ خدا کے لوگوں کو اس قسم کی تفسیروں پر اپنا ایمان ترک کر دینا چاہیے جواب گردش میں ہیں! دُلہن کلیسیاء اب واپس اُس زینہ پر آئے تا کہ دوبارہ کامل میل اور اتفاق کے ساتھ دُلہا کے ساتھ چلے، جس کی واپسی قریب الواقع ہے اور خدا کے ہر سخن کے ساتھ میل کھائے۔ فیصلے کی گھڑی آپہنچی ہے۔

سوال نمبر 1 ۔ بھائی برینہم کی خدمت پر آپ کا موقف کیا ہے؟

جواب:۔ مجھے بھائی برینہم کی الٰہی بلاہٹ اور اختیار کا یقین ہے۔ چاہے وہ گیارہ جون 1933ء کے حوالہ سے ہو یا سات مئی 1946ء یا دوسرے مافوق الفطرت تجربات ہوں۔ 1933ء میں اہم نکتہ یہ تھا کہ جو پیغام اسے دیا گیا کہ وہ مسیح کی دوسری آمد کا پیشرو ہوگا۔ ہم گذشتہ چالیس برس سے زائد آج کے دن تک تمام دنیا میں اِس کی تکمیل دیکھ رہے ہیں۔

وہ تجربہ جواُن کو 7 مئی 1946ء کو ہوا تھا، اہم نکتہ یہ تھا کہ بھائی برینہم کو دو مافوق الفطرت نشانات دیے گئے۔ موسیٰ نبی کی مانند تا کہ جماعت کو اُس کی براہِ راست بلاہٹ کا الٰہی یقین دلایا جائے (خروج 9-1/4) سینکڑوں اور ہزاروں نے پہلے نشان کا تجربہ حاصل کیا جو اُن کے ہاتھ کے ساتھ وقوع ہوتا تھا۔ 1940 کی پچھلی دہائی میں، جب مریض اپنی خود کی بیماری دیکھ سکتا تھا۔ رسولی، سرطان وغیرہ۔۔۔ بھائی برینہم کے ہاتھ کے پیچھے۔ اُسی لمحے شفا ہو جاتی تھی۔ بہترین گواہ ریورنڈ گورڈن لنڈ سے اور بہن لنڈ سے مجھے ملے جنہوں نے شخصی طور پر مجھے بتایا کہ کس طرح انہوں کے بارہا اُن تین سالوں میں جب وہ بھائی برینہم کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ اِس نعمت کا ظہور دیکھا۔

لاکھوں اُس دوسرے مافوق الفطرت نشان کے گواہ تھے، جسے 'مسیحا کا نشان' کہا جاتا ہے، پچاس اور ساٹھ کی دہائی میں (تشہیری خط دیکھیں بہار 2005) میں خود بھی چشم دید گواہ ہوں، میں

یورپ اور امریکہ میں بھائی برینہم کی عبادتوں میں حاضر تھا اور میں خدا اور انسانوں کے سامنے اُس غیر معمولی خدمت کی گواہی دے سکتا ہوں۔ اُس غلطی سے مبرا انبیانہ نعمت کی الٰہی تصدیق ہوئی تھی جو خدا نے اِس شخص کو بخشی تھی۔ بھائی برینہم لاکھوں جانوں کو مسیح کے پاس لے آئے اور ہزاروں اپنے ایمان کے باعث شفا اور نجات حاصل کرتے تھے۔

سوال نمبر 2۔ بھائی برینہم کو جو ذمہ داری سونپی گئی اُس کی اصل عبارت کیا ہے؟

جواب:۔ ''جس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والے کو مسیح کی پہلی آمد کا پیشرو بھیجا گیا تھا۔ یہ پیغام جو تمہیں دیا گیا ہے مسیح کی دوسری آمد کا پیشرو ہوگا''۔ یہی بیان بھائی برینہم کے ہونٹوں سے چالیس سے زائد مرتبہ نکلا۔ پھر کیوں، اس کو اس عبارت میں تبدیل کر دیا گیا۔ ''جس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والے کو خداوند کی پہلی آمد کا پیشرو بھیجا گیا تھا اسی طرح تمہیں اُس کی دوسری آمد کا پیشرو بھیجا جاتا ہے''۔ اس ترمیمی عبارت کو حتی کہ بھائی برینہم کے نئے گھر ٹیوسان میں داخلی دروازہ کے ایک طرف کھود کر لکھ دیا گیا ہے۔ کیا زمین پر کسی کو یہ اختیار ہے کہ ابھی تبدیلی کرے اور اُس اصل اختیار کا انکار کرے کہ ''پیغام مسیح کی دوسری آمد کا پیشرو ہوگا''؟ ایسے بھائی 41 مرتبہ بھائی برینہم سے اُس جھوٹ کو ترجیح دیتے ہیں۔ حتی کہ اُس نے خود کہا کہ یہ پیغام پیشرو ہوگا۔ اُس نے خود بھی اس پر زور دیا جب وہ اس عظیم بلاہٹ کے بارے میں بتا رہے ہیں نہ کہ میں پیشرو ہو گا بلکہ یہ پیغام پیشرو ہوگا''؟ (گواہی، پہورتو ریکو 02/10/1959)۔ اب سچ کون بول رہا ہے؟ وہ لوگ جو بھائی برینہم کو شخصی طور پر جانتے تھے یا بھائی برینہم جو خداوند کو شخصی طور پر جانتا تھا ان بھائیوں کو کون سی چیز تحریک دے رہی ہے کہ لوگوں کو گمراہ کریں اور رُوحانی اعتبار سے اُنہیں اپنے نظریہ سے جوڑ لیں؟ وہ نبی کی گزری ہوئی اور قیاس کردہ آنے والی خدمت کی طرف تو اشارہ

کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ اُس کو نظر انداز کر رہے ہیں جو خدا حالیہ کر رہا ہے۔

سوال نمبر 3:۔ ''اخیر زمانہ کے پیغام'' کے لحاظ سے آپ کا راسخ عقیدہ کیا ہے؟

جواب:۔ میرا پورے دِل اور پوری جان سے ماننا ہے کہ ''اخیر زمانہ کا پیغام'' کی عبارت کے تلے ولیم برینہم کے وسیلہ سے خدا کے سچے کلام کی منادی ہوئی اُسی طرح جیسے یوحنا رسول نے اپنے وقت میں کیا برادر ولیم نے کہا میں بھی کہہ سکتا ہوں۔ ''یہی وہ پیغام ہے جو ہم نے اُس کے بارے میں سنا ہے تمہیں بھی اُس کی خبر دیتے ہیں''۔۔۔ میرا ایمان ہے کہ ''اخیر زمانہ کا پیغام'' خدا کے لکھے ہوئے کلام سے سو فیصد موافقت میں ہے یہ پیغام خدا کے اصل کلام کو منکشف کرتا ہے، اُن سب وعدوں کیساتھ جو یسوع مسیح کی کلیسیاء کو دیئے گئے۔ بہر کیف میں اُن متعدد وضاحتوں اور نقلوں کو نہیں مانتا جو چند اشخاص ''اخیر زمانہ کا پیغام'' کے نشان کے تلے غلط طریقہ سے پیش کر رہے ہیں۔ سب کچھ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ صرف خدا کے کلام کی حدود کے اندر ہے۔ یہ کبھی شگاف نہیں ڈالتا، اِس کے برعکس یہ سچے ایمانداروں میں ہر شہر اور ہر ملک میں مزید اتحاد پیدا کرتا ہے۔

سوال نمبر 4:۔ کیا آپ چند نقاط پر نبی کی اصلاح کرتے ہیں؟

جواب:۔ کوئی یہ کیسے سوچ بھی سکتا ہے کہ میں اُس غلطی سے مبرا انبیانہ۔۔۔ خدمت کو چھونے کی جُرأت بھی کروں! لیکن جب جہاں تعلیمی بات آئے گی تو پھر میں دوں گا۔ مثال کے طور پر، میرے سامنے سات گرج کی آوازوں کے بارے میں 70 سے زائد مختلف بیانات، متعدد مضامین پر اپنے پیغامات میں بھائی برینہم نے مختلف اوقات میں دیئے۔ میرے پاس اِس کے

علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ ہر معاملہ واپس کلام میں لے کر آؤں۔ کتابِ مقدس کے کسی بھی سوال کا صرف ایک ہی درست جواب ہوسکتا ہے۔ جب کہ مختلف بیانات اشارہ کرتے ہیں کہ معاملہ ابھی پوری طرح منکشف نہیں ہوا۔ لہٰذا اِسے درست جگہ پر نہیں رکھا جاسکتا۔

ہم ایک کامل انبیانہ خدمت دیکھتے ہیں، جس کی تصدیق اُن رویتوں سے ہوئی جو بھائی برینہم نے دیکھیں، ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اُس نے مبشرانہ خدمت کے ساتھ تبلیغ جاری رکھی۔ اسی طرح ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ منتظر تھا کہ خدا کچھ عظیم کرے گا۔ وہ بے شک ملاکی 6-4/5 کا موعودہ نبی تھا جس کی تصدیق متی 17/11 اور مرقس 9/12 میں مسیح ہمارے خداوند نے بھی کی۔ اُس نے خدا کی اولاد کے دِلوں کو واپس رسولی والدین کی اصل تعلیم کی طرف پھیرا اور یسوع مسیح کی کلیسیاء کے اندر تمام چیزوں کو اُن کی اصل ترتیب پر بحال کیا۔ نبیوں نے تمام چیزوں کا اعلان کیا تھا، لیکن صرف رسولوں اور اُستادوں نے صحیح جگہ پر اس نجات کے منصوبہ کے مطابق اُن کو ترتیب دی۔ ہم کو خدا کے اس فیصلہ کا لازمی احترام کرنا چاہیے کہ اُس نے کلیسیاء کی ترقی کے لیے مختلف خدمتوں کو مقرر کیا ہے۔ (افسیوں 16-4/7)۔ صرف اب اُن تمام کھلے سِروں کو باقاعدہ باندھا جاسکتا ہے اور الٰہی ترتیب میں مکمل کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر 5:۔ آپ کے لئے حتمی کیا ہے؟ کتابِ مقدس یا پیغام؟

جواب:۔ یہ کیسا سوال ہے! میرے لیے بھی حتمی وہی ہے جو بھائی برینہم کے لیے تھا۔ خدا کا کلام جو ابد تک قائم رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بھائی برینہم جماعت کے آگے کھڑے ہوئے، اپنی کتاب مقدس اُٹھا کر بولے۔ ''یہ میرے لیے حتمی تھا'' دراصل اس طرح کا سوال احمقانہ ہے۔ پیغام کا اصل نچوڑ ہی خدا کا منکشف کلام ہے اس کے اندر ابتدا سے اخیر تک مکمل نجات کا منصوبہ ہے،

خاص طور پر ہمارے دِن کے لئے وعدے۔ چنانچہ یہ پیغام ہی خدا کا کلام ہے اور خدا کا کلام ہی یہ پیغام ہے۔ جو کوئی بھی ان کو الگ کرنے کی کوشش کرتا ہے بالکل دھوکے میں ہے اور اُس الٰہی ترتیب سے باہر ہے۔ جب منادی کرنے والے، بھائی برینہم کے منہ میں ایسے الفاظ ڈالتے ہیں جو کلام کی تعلیم سے متضاد ہیں تو پھر وہ اُسے جھوٹا نبی بناتے ہیں اور اُن کی کتابِ مقدس کے بارے میں لاپرواہی واضح ہو جاتی ہے۔ اور اُن کا فرضی ''مکاشفہ'' بطورِ حماقت بے نقاب ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 6:۔ کیا آپ کی تعلیم مختلف ہے اُس کے متوازی جو بھائی برینہم نے سیکھایا؟

جواب:۔ کچھ لوگ شاید یہ تاثر لیتے ہیں کہ میں مختلف تعلیم دیتا ہوں، لیکن جیسا میں نے پہلے کہا، آخری تجزیہ کے اندر سچ یہی ہے کہ میں ہمیشہ خدا کے سارے کلام کے ساتھ متفق ہوتا ہوں۔ اُس (بھائی برینہم) کے سارے پیغامات میرے پاس میری ملکیت میں ہیں اور میں نے اُنہیں سنا ہے۔ چنانچہ میں اُن مختلف بیانات کو جانتا ہوں جو مختلف مضامین کے حوالہ سے دیئے گئے۔

مثال کے طور پر، بھائی برینہم اُن 70 سال کے عرصہ کے بارے بولے، خاص طور اُن تین پیغامات میں ''دانی ایل کے 70 ہفتے'' اُس نے ساری جماعت کو اپنے پیچھے بلند آواز سے بولنے کے لئے کہا ''ایک ہفتہ برابر 7 سال'' (صفحہ 108) اور پھر دوبارہ اُس نے تاکید کی اور ساڑھے تین سال کے بارے کہا۔ ایسی صورتِ حال میں مجھے مجبوراً سیدھا خدا کے کلام میں سے تصدیق کرنی ہے۔ جب وہ اُس مکمل عرصہ دورانیہ کا حوالہ دے رہے تھے جو ریپچر اور ہزار سالہ بادشاہی کے دوران ہے، پھر اُنہوں نے سات سال بیان کئے اور جب دو نبیوں کی خدمت کا حوالہ دیا، جن کا وعدہ یہودیوں کے لئے ہے تو اُنہوں نے ساڑھے تین سال بیان کئے۔

جب ہم تعلیم دیتے ہیں، صرف بیانات کا حوالہ دینا کافی نہیں ہے۔ ہمیں لازمی اُسے درست

سیاق وسباق میں رکھ کر انبیانہ کلام کے اندر پیش کرنا چاہیے۔ مہربانی سے اس حوالہ کا احترام کریں:

''جس لمحے یہ سترواں ہفتہ یا سات سال شروع ہوں گے۔ کلیسیاء جا چکی ہوگی۔ دوستو، کیا آپ دیکھ سکتے ہیں؟ اپنے ہاتھ اُٹھائیں اگر آپ دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ جس لمحے وہ سترواں ہفتہ شروع کرے گا یا سات سال، کلیسیاء جا چکی ہوگی۔ اب سُنیں، میں دوبارہ حوالہ دیتا ہوں۔ حوالہ دہراتا ہوں۔ تاکہ آپ بھول نہ جائیں۔ یہ روح القدس نے میرے قلم پر ڈالا ہے جب میں لکھ رہا تھا۔۔۔'' (صفحہ 140، پیرا 192-189)

اب مہروں کی کتاب کی انگریزی اشاعت کے اٹھارویں سوال پر غور کریں، صفحہ 492 ''کب دانی ایل کا عہد 9/27 کی ہفتہ کے لئے تصدیق ہوئی؟ جواب: عہد کے پہلے آدھے حصے کی تصدیق ہو چکی، جب یسوع مسیح اِس زمین پر یہودیوں میں منادی کر رہا تھا۔ یہاں اُس (بھائی برینہم) نے دہرایا جو اُس سے پہلے دُوسروں نے کہا تھا۔ آیئے دانی ایل 27-9/24 کے اندر وضاحت کو دیکھیں، جہاں ہمیں اصل میں 70 ہفتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے، جنہیں تین مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 1+62+7 یہ مسیح کے بارے میں کلام کے اندر ''خداوند یوں فرماتا ہے''، وہ مسیحا، کچھ یوں ہے۔ ''اور باسٹھ ہفتوں کے بعد وہ ممسوح قتل کیا جائے گا، نہ کہ اپنے لیے۔۔۔''۔ بلاشبہ یہ کلوری کی صلیب پر ہماری خاطر ہوا۔ اس بیان کے بالکل بعد ہم 26 ویں آیت میں پڑھتے ہیں ''۔۔۔ اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ شہر اور مقدس کو مسمار کریں گے۔۔۔'' یہ اشارہ طیطس (Titus) کی طرف ہے جو رُومی فوج کے ساتھ آیا اور اُس نے شہر کو اور مقدِس کو 70ء میں تباہ کر دیا۔ 27 ویں آیت میں مخالفِ مسیح کے بارے میں یوں کہا گیا نہ کہ مسیح کے بارے، ''اور وہ ایک ہفتہ کے لئے بہتوں سے عہد قائم کرے گا: اور نصف ہفتہ میں ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کرے گا۔۔۔۔''

ہمارے خداوند نے ہمارے ساتھ ابدی عہد باندھا ہے۔ اُس خون کے عہد کے وسیلہ سے جو کلوری کی صلیب پر بہایا گیا۔ (متی 26/28 ؛ مرقس 14/24)۔ جو کوئی بھی، مثال کے طور پر 431 پڑھتا ہے ''سوال اور جواب'' سی۔او۔ڈی میں پاتا ہے کہ بھائی برنہم نے مختلف پیغامات میں متعدد بیانات دیئے۔ کلام کہتا ہے کہ باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیحا قتل کیا جائے گا جب کہ پہلے 7 ہفتے پیش روی میں اس کے آگے ہیں (دانی ایل 9/26)۔ اِس آیت کا پہلا حصہ، جیسا کہ ہم نے آپ کو دکھایا ہے، یسوع مسیح (مسیحا) پر لاگو ہوتا ہے اور دوسرا حصہ رُومی بادشاہ پر۔ دانی ایل 9/27 خصوصی طور پر مخالف مسیح کے حوالے سے ہے اور سات سال کا جو عہد یہاں بتایا گیا ہے یہ یروشلم کے اُوپر رُومی صلح نامہ ہوگا۔ سترویں ہفتہ کے پہلے آدھے حصہ میں، دونبیوں کی خدمت ہوگی (مکاشفہ 11 باب) اور دوسرے آدھے حصے میں، جب عہد توڑ دیا جائے گا تو مخالف مسیح 42 مہینوں کے لیے اپنی ساری وحشت سے راج اور مُقدسوں کے ساتھ جنگ کرے گا۔ (مکاشفہ 13/1-10) اُس مصیبت کے وقت میں یہودی شہیدوں کو اپنی جانیں قربان کرنی پڑیں گی، پانچویں مُہر کے دوسرے حصہ کی تکمیل کے اندر (مُکاشفہ 6/9-11)۔ یہ اُس کے مطابق ہے کہ ''خداوند یوں فرماتا ہے''۔ اپنے پاک کلام کے اندر۔

سوال نمبر 7:۔ کیا آپ سات مُہروں کے کھل جانے پر ایمان رکھتے ہیں؟

جواب:۔ بالکل میں مہروں کے مافوق الفطرت کھل جانے پر ایمان رکھتا ہوں۔ دسمبر 1962ء کے آغاز میں بھائی برنہم نے شخصی طور پر مجھے بتایا کہ اپنے خاندان کے ساتھ جنوری 1963ء میں ٹیوسان منتقل ہو جائے گا۔ اُسے رویا میں بتایا گیا کہ جس سڑک پر وہ رہائش پذیر تھا۔ وہاں شہر کے لوگ کام شروع کریں گے اور جب اُس کے باغیچہ کے گرد چار دیواری لگائی جائے گی اور

جب ترتیب دینے والے اور چھیلنے والے اُس کی گلی میں اُوپر نیچے حرکت کریں گے تو یہ وہ وقت ہو گا جب ٹیوسان منتقل ہونا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اُس باغیچہ کی باڑ کو باغ میں پڑا ہوا دیکھا اور بلڈوزر یونیک لین (بھائی برنہم کی گلی کا نام) میں اوپر نیچے آتے اور جاتے دیکھا۔ 22 دسمبر 1962ء کو بھائی برنہم نے رویا دیکھی اُس مافوق الفطرت بادل کے ظاہر ہونے کے بارے میں، جس کا حوالہ اُس نے 30 دسمبر 1962ء کو اپنے پیغام میں دیا۔ یہ تب ہی 28 فروری 1963ء میں ہی تھا جب اُسے اُس مافوق الفطرت بادل میں سے کہا گیا کہ مہروں کے کھلنے کے لیے واپس (جیفرسن ویل) لوٹ جاؤ۔

سوال نمبر 8:۔ کیا ساتویں مہر مُنکشف ہوئی تھی؟

جواب:۔ جو کوئی ہوشمندی سے پڑھتا اور سنتا ہے کہ بھائی برنہم نے ہمیشہ پہلی چھ مُہروں میں ایک کی نسبت سے مکمل عبارت کو پڑھا۔ ماسوائے صرف ساتویں مہر کے، جہاں اُس نے صرف آٹھویں باب کی پہلی آیت ہی پڑھی، آسمان پر آدھا گھنٹہ کی خاموشی کے بارے میں (24 مارچ 1965)۔ اُس نے ساتویں مہر کو متعدد مختلف واقعات سے جوڑا۔ اُس نے کلیسیائی زمانہ کے اختتام کے بارے میں بیان کیا، نرسنگوں کا خاتمہ، پیالوں کا خاتمہ، عین اِن سب چیزوں کے خاتمہ تک۔ ہر کوئی جو مکاشفہ 8 باب 2 آیت کی عبارت سے پڑھتا ہے تو ساتویں مہر کے اجزا کے بارے میں پاتا ہے، خاص طور پر اُن سات فرشتوں کے بارے میں جو سات نرسنگوں کو پھونکنے کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔ سات کلیسیاؤں کے لیے سات فرشتے ہیں (مکاشفہ 1-3) پھر سات نرسنگوں کے فرشتے ہیں (مکاشفہ 8-11) اور سات فرشتے سات غضب کے پیالے اُنڈیل رہے ہیں (مکاشفہ 15-16 باب) سب کو الٰہی ترتیب میں رکھا گیا ہے۔

حوالہ: ''مکاشفہ کی کتاب کے پہلے تین ابواب وہ سب منکشف کرتے ہیں جو کلیسیاء کے ساتھ

وقوع پذیر ہوتا ہے۔ پھر تیسرے باب سے مُکاشفہ کے اُنیسویں باب تک کلیسیاء کہیں دکھائی نہیں دیتی ہے۔ کلیسیاء مکاشفہ کے چوتھے باب میں اوپر چلی جاتی ہے اور مکاشفہ کے 19ویں باب میں لوٹتی ہے، دُلہا اور دُلہن اکٹھے زمین پر آ رہے ہیں، اور پھر اُنیسویں باب سے فیصلہ کن بائیسویں بات تک، یہ سب ہزار سالہ بادشاہی پر اور جو کچھ بعد کے سالوں میں ہوگا۔ چوتھے اور اُنیسویں باب کے دوران، خدا اسرائیل سے نمٹتا ہے'' (نرسنگوں کی عِید۔۔ صفحہ 7+6)

بھائی نے بارہا اِس پر زور دیا، مہربانی سے، اِسے بڑے حروف سے نوٹ کرلیں۔

''چوتھے سے اُنیسواں باب بشمول 8,9,10,11واں باب'' جیسا کہ بھائی برنہم نے متعدد بار کہا کہ اِن چاروں ابواب کے اندر ایسا کچھ نہیں جس کی نسبت یا معاملہ کلیسیاء سے ہو۔

ساتویں مُہر کے مطابق جب رحم گاہ عدالت گاہ میں تبدیل ہوگی (مکاشفہ 8/2-5) وہاں مزید کوئی درمیانی نہیں ہے نہ کوئی وکیل ہے جو مقدسوں کی دُعائیں قبول کرے۔ پھر آگ اُس سنہری مذبح سے زمین پر اُنڈیلی جائے گی۔ جس کے بعد ازاں گرجیں اور چمکیں وغیرہ ہیں (پانچویں آیت) بھائی برنہم کو بتایا گیا کہ سات نرسنگوں کا کلیسیائی زمانہ کے عرصہ دورانیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ حوالہ:۔۔۔''فوراً اس کے بعد خداوند کے فرشتے ظاہر ہوئے اور مجھے سات نرسنگوں کے بارے بتایا۔ یا کہ سات مہریں۔۔۔۔ یہ وہیں تھا جب روح القدس نے کھولا اور مجھے وجہ دکھائی کہ حتیٰ کہ اِس وقت یہ کلیسیاء کے لیے سود مند نہیں ہے کیونکہ اس کا کلیسیاء کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ نرسنگے اسرائیل کے مجمع کے لئے ہیں۔ نرسنگے اسرائیل کی طرف ہیں۔۔۔ یاد رکھیں ہر نرسنگا چھٹی مُہر کے نیچے پھونکا گیا۔ پھر کیسا کامل ساتواں نرسنگا اور ساتویں مہر ہے''۔

(نرسنگوں کی عید) (جولائی 19، 1964 صفحہ 8)

سوال نمبر 9:۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ مکاشفہ 10/1-7 (1963) میں پورا ہوگیا تھا؟

جواب: مکاشفہ 10 باب ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ جیسا ہم نے دیکھا ہے اِس کا کلیسیاء کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ بھائی برنہم آخری کلیسیائی زمانہ کا فرشتہ ہے (مکاشفہ 3/14-22)، نہ کہ ساتویں نرسنگے کا فرشتہ انہوں نے مکاشفہ 10 کا حوالہ اس لیے دیا کیونکہ صرف یہاں کلام سات گرج کی آوازوں کے بارے بتاتا ہے۔ لیکن ہم دو انبیانہ فطرت کے بڑے خاص واقعات کی شناخت کرتے ہیں جو بہر حال ایک دوسرے سے الگ اور مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر متی دوسرے باب کی پندرھویں آیت میں ہوسیع 11/1 کی تکمیل دکھاتا ہے، جب یسوع کا حوالہ دے رہا ہے۔ ''مصر سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا۔۔۔'' لیکن یہ خروج 4/22-23 کو منسوخ نہیں کرتا۔ ''اسرائیل میرا بیٹا ہے، میرا پہلوٹھا۔۔۔ میرے بیٹے کو جانے دو، تاکہ وہ میری عبادت کرے۔۔۔'' انبیانہ کلام دوہرے استعمال کی اجازت دیتا ہے، لیکن ہر مرتبہ اُسے نجات کے منصوبہ کے مطابق اُس کی عبارت کو صحیح جگہ پر رکھنا ہوگا۔ مکاشفہ 10 کی دراصل تکمیل کی بشارت بتائی گئی تھی جیسا کہ ہم اِن بعد ازاں حوالوں میں دیکھ سکتے ہیں جو اُس خاص واقعہ کی گواہی دیتے ہیں ایک دفعہ پھر ہم اس لازمی الٰہی اصول کو دیکھتے ہیں کہ سب کچھ ایک سے زائد کلام کے حوالہ پر بنیاد رکھتا ہو۔

پہلا معنی خیر لفظ ''دھاڑنا'' ہے۔

''وہ ببر شیر کی مانند دھاڑے گا''۔ (مکاشفہ 10/3)

''۔۔۔ خداوند بلندی پر سے گرجے گا اور اپنے مقدس مکان سے للکارے گا۔ وہ بڑے زور وشور

سے گرجے گا۔۔۔‘‘(یرمیاہ25/30)

’’وہ خداوند کی پیروی کریں گے جو ببر شیر کی طرح گرجے گا کیونکہ وہ گرجے گا اور اُس کے فرزند مغرب کی طرف سے کانپتے ہوئے آئیں گے‘‘۔(ہوسیع11/10)

’’خداوند صیوّن سے نعرہ مارے گا اور یروشلم سے آواز بلند کرے گا۔۔۔‘‘(عاموس1/2) کیونکہ کے خداوند صیوّن سے نعرہ مارے گا اور یروشلم سے آواز بلند کرے گا اور آسمان وزمین کانپیں گے۔لیکن خداوند اپنے لوگوں کی پناہ گاہ اور بنی اسرائیل کا قلعہ ہے(یوایل3/16)

اگلا معنی خیز لفظ ہے’’قسم‘‘

’’اور جس فرشتہ کو میں نے سمندر اور خشکی پر کھڑے دیکھا تھا اُس نے اپنا دہنا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھایا اور جو ابدالآباد زندہ رہے گا اور جس نے آسمان اور اس کے اندر کی چیزیں اور زمین اور اُس کے اوپر کی چیزیں اور سمندر اور اس کے اندر کی چیزیں پیدا کی ہیں اُس کی قسم کھا کر کہا کہ اب اور دیر نہ ہوگی۔(مکاشفہ10/5+6)

’’۔۔۔اور میں نے سُنا کہ اُس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر حیّ القیوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دور اور نیم دور ۔۔۔‘‘(دانی ایل12/7)۔یہ اس سے زیادہ واضح بیان نہیں کیا جاسکتا کہ جونہی یہ واقعہ وقوع پذیر ہوگا تو آخری عرصہ کے دورانیہ میں صرف ساڑھے تین سال بچ رہیں گے۔ یہ حتمی کامل اوقات ہیں!

جب خداوند بطور عہد کا فرشتہ نیچے اُترے گا،تو وہ اپنا دہنا پاؤں سمندر پر رکھے گا اور بائینا پاؤں خشکی پر رکھے گا تاکہ اپنی اصل ملکیت کا دعویٰ کرے۔ پھر تب سات گرج کی آوازیں بلند ہوں گی۔ ہمیں اعتراف کرنا پڑے گا کہ کلام کی ہر بات لغوی معنوں میں پوری ہونی لازمی ہے۔بشمول

ملاکی2-3/1 کا دُوسرا حصہ کیونکہ یہ مسیح کی پہلی آمد پر پورا نہیں ہوا تھا اور اسی واسطے اس کا نئے عہد نامہ میں کہیں ذکر نہیں ملتا۔اُس وقت جب یہ عظیم واقعہ وقوع پذیر ہوگا۔تو یہ پورا ہو جائے گا۔ ’’۔۔۔اور خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہان اپنی ہیکل میں آموجود ہوگا۔ہاں عہد کا رسُول جس کے تم آرزومند ہو آئے گا۔رب الافواج فرماتا ہے۔ پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے؟اور جب اُس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ سُنار کی آگ اور دھوبی کے صابُون کی مانند ہے۔‘‘ یہ آمد بطور عہد کا فرشتہ ہے، جسے مزکورہ بالا کلام میں مفصل بیان کیا گیا ہے۔لہٰذا اسے اُسی مقام پر رکھنا چاہیے جہاں کتابِ مقدس میں رکھا گیا ہے۔اسرائیل کے ساتھ کیونکہ اُس وقت ہیکل مکاشفہ 2-11/1 کے مطابق تعمیر اور ناپی جاچکی ہوگی۔جس کے اندر عہد کا فرشتہ جو رب الافواج ہے آئے گا۔آمین

سوال نمبر 10۔کیا آپ مانتے ہیں کہ بھائی برنہم کو سات گرج کی آوازوں کا مکاشفہ ملا تھا؟

جواب: یہ وہ ہے جو بھائی برنہم نے اِس مضمون کے بارے میں اپنے آخری پیغامات میں سے ایک میں اگست 15،1965ء کو کہا،’’۔۔۔ذرا انتظار کریں جب تک ہم اُن آفتوں اور مُہروں اور اُن سات گرج کی آوازوں کو نہ کھولیں‘‘۔اُنہوں نے سات گرج کی آوازوں کے بارے بیان کیا،خاص طور پر اُس غیر معمولی واقع کے تعلق سے جو فروری 28،1963ء کو ہوا۔جب اُس نے سات گرج کی مانند آوازیں سنیں اور مافوق الفطرت بادل ظاہر ہوا۔ٹیوسان یونیورسٹی کے ڈاکٹر جیمس مکڈونلڈ نے اُن مختلف تصاویر کا جائزہ لیا اور سائنس میگزین (اپریل 19،1963) اور لائف میگزین (مئی 17،1963) نے اُس کے اداریئے شائع کئے۔اِس تجربہ کے حوالہ

سے بھائی برینہم نے آسمان پر اُٹھائے جانے کے ایمان کے بارے بیان کیا، وہ نیا نام جو منکشف ہوگا اور دوسرے اہم واقع بھی اِس کے ساتھ منسلک ہیں۔

مکاشفہ 10 میں سات گرج کی آوازوں کو اُس عبارت میں ہی رہنے دیا جانا چاہیے جس الٰہی ترتیب میں اُسے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اُن کی آوازیں اُس وقت گونجیں گی جب عہد کا فرشتہ اسرائیل کے پاس نیچے آئے گا (سات مہریں صفحہ 72) ایسی تعلیم کہ سات گرج کی آوازیں ''سات نیکیاں'' یا ''سات عظیم مرد'' یا کوئی اور تفسیر لازمی رد کر دینی چاہیے۔ کیونکہ یہ محض چند افراد کی خود کو فائدہ پہنچانے والی وضاحتیں اور مباحثے ہیں اور کلام میں اِس کی کوئی بنیاد نہیں۔

بھائی برینہم کی سات مہروں پر تبلیغ کے بعد، اُسے کہا گیا کہ خیمہ اجتماع (Tabernacle) کی طرف واپس جاؤ اور چند اہم اعلانات کرو، جن میں سے ایک بیان یہ بھی تھا۔ ''۔۔۔کوئی اُس کی آمد کو نہ جانے گا؛ اور اِن سات گرج کی آوازوں کے بھید کو بھی نہیں جانیں گے''۔ (سات مہریں صفحہ 576)

خادمو، اپنے ہاتھ اِس مضمون سے اُٹھا لیں اور یہ مسئلہ خدا پر چھوڑ دیں۔ یوحنا کو منع کیا گیا کہ اِن سات گرج کی آوازوں کو نہ لکھنا، یہ خدا کے لکھے ہوئے کلام کا حصہ نہیں بنا اِس لیے اس کا پرچار نہیں ہو سکتا۔ اور یہ خداوند اپنے کلام میں یوں فرماتا ہے۔ ہمیں صرف اُن ہی چیزوں کی منادی کا حکم ہے جو لکھی ہوئی ہیں۔ (مکاشفہ 1/1-3) اور منع کیا گیا ہے کہ اس نبوت کی کتاب میں کچھ نہ بڑھایا جائے (مکاشفہ 22/16-21) کیا یہ صاف اور واضح تنبیہ نہیں ہے؟

سوال نمبر 11۔ بھائی برینہم نے بار بار کیوں ''تیسری کھینچ'' (3rd Pull) کے بارے بتایا؟

جواب: یہ عبارت ''تیسری کھینچ'' خدمت کے تیسرے اور آخری مرحلے کا جتاتی ہے۔ حوالہ: ''پہلی کھینچ۔ شفا دینا، دوسری کھینچ۔ نبوت کرنا، تیسری کھینچ، کلام کو کھولنا، بھیدوں کا منکشف ہونا۔۔۔'' (سنہری ڈالیاں صفحہ 158)۔ 25 فروری 1963 کو بھائی برینہم کو سات طاقتور گرج نما آوازوں کا تجربہ ہوا۔ جس کو بارہا اُس نے سات گرجیں یا سات گرج کی آوازیں بلایا۔ درحقیقت اُس نے خطبہ گاہ پر سات مرتبہ اپنے ہاتھ سے دستک دی اور کہا، ''یہ بات سات مسلسل گرجیں اتنی طاقتور تھیں جیسے کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھیں''۔ (ساتویں مہر 24 مارچ 1963)۔ پھر اُس نے وہ بھید بیان کیا جو شیطان نہیں جانتا اور تیسری کھینچ کے بارے بھی۔ اُنہیں تبلیغ ابدی گمراہ ہیں۔ اُس نے بادشاہ کی اُس تلوار کے بارے بتایا جو اس کے ہاتھ میں تھمائی گئی اور دوبارہ یہ بیان جاری کیا۔ ''یہ تیسری کھینچ ہے'' اُس نے فرمودہ کلام کی خدمت کا حوالہ بھی دیا۔

سب سے اہم ہمیں اُن سات گرجوں میں امتیاز کرنا چاہیے جو قابلِ سماعت تھیں جب وہ سات مہروں اور مکاشفہ 10 کی سات گرجوں کو کھولنے سے پہلے غروب آفتاب نامی پہاڑ (Sunset Mountain) پر تھا۔ جو صرف تب وقُوع ہوگا جب عہد کا فرشتہ کھلی کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر نیچے اُترے گا۔ خدا کی آواز طاقتور گرجوں سے سنائی دیتی ہے۔ ''وہ اپنے جلال کی آواز سے گرجتا ہے۔۔۔ خدا عجیب طور پر آواز سے گرجتا ہے؛ وہ بڑے بڑے کام کرتا ہے جن کو ہم سمجھ نہیں سکتے'' (ایوب 37)، (مزید دیکھیں خروج 20/18: یوحنا 12/28-29: عبرانیوں 12/18-19)

سوال نمبر 12۔ بھائی برینہم کیوں اکثر مکاشفہ 10/7 کا حوالہ دیتے تھے؟

جواب: یہ کتنا عجیب ہے کہ تقریباً آدھے سوالات کا کسی نہ کسی طریقہ سے مکاشفہ 10 باب سے

تعلق ہے۔ ایک مرتبہ پھر ہمیں بڑی خاص توجہ دینی ہوگی جو حقیقت میں کہا گیا تھا۔ جب بھی مکاشفہ 10/7 کا حوالہ دیا تو اُس نے ہمیشہ صیغہ جمع (Plural) میں بیان کیا، ''بھیدوں کے بارے'' نہ کہ ایک ''بھید'' کے بارے، جو کہ ''خدا کا بھید'' ہے۔ بھائی برینہم نے یہ اِس لیے کیا کیونکہ وہ آخری کلیسیائی زمانہ کا فرشتہ تھا، جس کے وسیلہ سے کلام کے تمام بھیدوں کو منکشف کیا گیا۔ اُس کے پیغام ''جناب کیا یہی وقت ہے؟'' میں (دسمبر 30 1962ء)، اُس نے 17 بھیدوں کا تذکرہ کیا جو منکشف ہو چکے تھے۔ ''آسمان کی بادشاہی کے بھید'' سے شروع کر کے ''آگ کے ستون کی واپسی کا بھید'' پر ختم کیا۔ یسوع مسیح خدا کا بھید ہے۔ جس کی تصدیق ہمیں پہلا تمتھیس 3/16 میں ملتی ہے۔ جہاں ہم خدا کے بھید کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ صیغہ واحد میں۔ یہودیوں نے واحد سچے خدا کے مکاشفہ اور یسوع مسیح میں ظہور کو قبول نہیں کیا تھا اور آج کے دن تک نہیں کیا ہے، جبکہ نئے عہدنامے کی کلیسیاء کو ابتدا ہی سے اِس بھید کا علم ہے (کلسیوں 2/2-3)

اس لمحے جب خدا کا یہ عظیم بھید پورا ہوگا جب یہودیوں کو شامل کیا جائے گا، جیسے اُس کے بندوں اور نبیوں پر منکشف ہوا تھا۔ جب بھی نئے عہدنامہ کی کلیسیاء کو مخاطب کیا جاتا ہے تو ہم نبیوں اور رسولوں کا ذکر دیکھتے ہیں (افسیوں 3/5) کیونکہ یسوع مسیح کی کلیسیا نبیوں اور رسولوں کی نیو پر تعمیر ہوئی ہے (افسیوں 2/20) جب یہودیوں کے لیے کچھ مطلب ہوتا ہے تو خاص طور پر یہ لاگو ہوتا ہے۔ ''۔۔۔جیسا اُس کے بندوں اور نبیوں پر منکشف ہوا تھا''۔

مُکاشفہ 10/7 کے اعلان کے بعد یوحنا کو وہ کھلی کتاب کھانی پڑی اور ایک حکم دیا گیا۔ ''پھر نبوت کرنا ضرور ہے'' ۔۔۔ گیارہویں باب میں دو نبی یروشلم میں اسرائیل کے لیے 42 مہینے نبوت کریں گے جو کہ ساڑھے تین سال ہے۔ کیا یہ بہت سادہ نہیں ہے؟ 8 اور 9 باب میں پہلے

6 عدالتی نرسنگے بیان کیے گئے ہیں۔ دسویں باب میں ساتواں نرسنگا کا اعلان ہوتا ہے۔ جس کی حقیقتاً تکمیل گیارہویں باب کی 15 ویں آیت میں ہوتی ہے۔ اور جب ساتویں فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو آسمان پر بڑی آوازیں اِس مضمون کی پیدا ہوئیں کہ دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اس کے مسیح کی ہوگئی اور وہ ابدلآباد بادشاہی کرے گا''۔ ہمیں اُس الٰہی ترتیب کا احترام کرنا چاہیے جو خدا کے کلام میں ہمیں دکھائی گئی ہے۔ ساتویں نرسنگا کے پھونکے جانے کے عین بعد ہم خدا کے آنے والے غضب اور عدالت کے وقت کے بارے پڑھتے ہیں اور اُس اجر کے بارے بھی جو دیا جائے گا'' ۔۔۔تیرے بندوں اور نبیوں اور مقدسوں ۔۔۔'' (مکاشفہ 11/15-19)

یہ قابلِ ذکر ہے کہ ساتویں مہر اور سات نرسنگوں کے فرشتوں کے تعلق سے عبرانی لفظ ''شوفار'' جس کا ترجمہ ''نرسنگا'' 8 باب کی دوسری آیت سے 9 باب میں سے ہوتے ہوئے 10 باب کی 7 آیت اور 11 باب کی 15 آیت تک گیارہ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ آخری تین نرسنگوں کا اعلان مکاشفہ 8/13 میں ہوا اور اُن کو۔

''آوازیں'' کہا گیا ہے اُسی طرح جیسے مکاشفہ 10/7 ہے۔ ''اُن تین فرشتوں کے نرسنگوں کی آوازوں کے سبب سے جن کا پھونکنا ابھی باقی ہے زمین کے رہنے والوں پر افسوس۔ افسوس۔ افسوس''۔ ''بلکہ ساتویں فرشتہ کی آواز دینے کے زمانہ میں ۔۔۔''

سوال نمبر 13۔ کیا آپ آٹھویں فرشتہ کی خدمت کو مانتے ہیں؟

جواب: نہیں، میں کسی ایسے شخص کو نہیں مانتا جو آٹھواں فرشتہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے نہ ہی میں اُس کی بات مانوں گا۔ مکاشفہ 1/20 کے مطابق، صرف سات ہی ستارے ہیں اور سات کلیسیاؤں

کے سات فرشتے ہیں اور یہ خداوند کے داہنے ہاتھ میں ہیں۔ اس لیے آٹھواں فرشتہ یا تو بائیں ہاتھ یا کسی اور کی بائیں جیب میں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اس کے لیے کلامِ مقدس میں کوئی وعدہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں نہ ہی کوئی وعدہ یشوع کی کلیسیا یا الیشع یا دوسرے کسی نبی کے ساتھ کیا گیا۔ اِس وقت خدا کے تمام سچے خادم اُسی بنیاد پر کھڑے ہوں اور خدا کے سچے کلام کی منادی کریں۔ اِس وقت کا پیغام، جو مسیح کی دوسری آمد کا پیشرو ہے۔

سوال نمبر 14۔ کیا آپ پروُشیا/آمد کی تعلیم مانتے ہیں؟

جواب۔ اِس سوال کا میں ہمیشہ ایک ہی جواب دیتا ہوں۔ جب خداوند آئے گا تو میں تمام مُقدسوں کے ہمراہ اُس کے جلال میں اُٹھالیا جاؤں گا۔ خداوند کی ہر آمد حقیقت ہے، یہ فرداً ہے، جسم میں موجود ہونا۔ ''پروُشیا'' کی عبارت کا مطلب بدن میں آموجود ہونا ہے۔ دُلہا کے آنے تک دُلہن زمین پر رہے گی لیکن جب خداوند بطور دُلہا آئے گا تو پہلے وہ جو مسیح میں مُوئے ہیں جی اُٹھیں گے اور پھر ہم جو باقی زندہ ہوں گے۔ تبدیل ہو جائیں گے اور اِکھٹے ہوا میں اُڑ کر خداوند کا استقبال کریں گے۔ (1 تھسلنیکیوں 4/13-18)۔ خدا کے کلام میں کوئی ایسا وعدہ نہیں ہے کہ مسیح آئے گا اور ریپچر کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے کچھ عرصہ کے لیے زمین پر ہمارے ساتھ رہے گا۔ حقیقت میں، ہمیں خبردار کیا گیا ہے۔ ''اُس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا'' (متی 24/23) کیونکہ لکھا ہے۔''۔۔۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھّم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا'' (متی 24/27) نہ ہی کوئی ایسا وعدہ ہے کہ مہروں کے کھولنے کے وقت سے اُس کا اُترنا شروع ہو جائے گا یا اُس وقت رحم گاہ تختِ عدالت میں تبدیل ہو جائے گا۔

یہ کلام کی تعلیمات کے مطابق نہیں اور اس کی بنیاد غلط فہمیوں اور غلط تفسیروں پر ہے۔ بھائی برنہم نے کہا، '' یہ پیغام پہلے جا رہا ہے، جیون کی روٹی، تاکہ دُلہن لے کر آئے۔۔۔ یہ پیغام ہے جو لوگوں کو اِکٹھا کرے گا۔ ایک پیغام پہلے آتا ہے۔ اب مشعلوں کو درست کرنے کا وقت ہے۔ اُٹھو اور اپنی مشعلوں کو درست کرو۔ یہ کیا تھا؟ یہ ساتواں نہ کہ چھٹا بلکہ ساتواں دیکھو دلہا آ پہنچا اپنی مشعلوں کو بلند اور درست کریں''؟

غور کریں، کس طرح رُوح القدس نے پہلا تھسلنیکیوں 4 باب سے متی 25 باب تک راہنمائی کی۔ جہاں ہم آدھی رات کی دُھوم کے بارے پڑھتے ہیں۔ یہ جاگ اُٹھنے کا شور ہے کیونکہ تمام دس کنواریاں سوگئی تھیں اور دسویں آیت کے مطابق جو تیار ہیں جب دُلہا آئے گا وہ اُس کے ساتھ شادی کی ضیافت میں چلی جائیں گی۔ ہم شادی کی ضیافت کے بارے مکاشفہ 19/1-10 میں پڑھ سکتے ہیں۔ جو کوئی بھی بیاہ اور شادی کو الگ کر رہا ہے اُسے پہلے متی 22 باب پڑھ لینا چاہیے، جہاں شادی اور بیاہ کے الفاظ ایک ہی واقعہ میں باری باری سات مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔ بیاہ اور شادی کی ضیافت آسمان میں ہوگی (مکاشفہ 19/10) نہ کہ زمین پر۔ تمام زمانوں کی دُلہن کلیسیا؟ شادی کی ضیافت میں موجود ہوگی ساتھ ساتھ ابراہام، اضحاق، یعقوب اور تمام نجات یافتہ ہوں گے۔

سوال نمبر 15۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ لوقا 21/27 کے مطابق ابن آدم پہلے سے آچکا ہے؟

جواب۔ جی نہیں، میں بالکل نہیں مانتا کہ اِبنِ آدم آچکا ہے۔ میں ضرور مانتا ہوں کہ انبیانہ خدمت کے وسیلہ سے ابن آدم نے اپنے آپ کو اسی طرح منکشف کیا ہے، اُسی مسیحا کے نشان کے ساتھ،

جیسے جب وہ اِس زمین پر چلا پھرا۔ (لوقا 17/30)۔ یوحنا کے پہلے باب میں یہ نتنی ایل اور شمعون پطرس کے ساتھ ہوا۔ یوحنا چوتھے باب میں کنویں پر اُس عورت کے ساتھ، متی 21 میں شاگردوں کے ساتھ جو گدھے کا بچہ اُس کے لئے لائے تاکہ ذکریاہ 9/9 پورا ہو جائے۔ وہ آمد جو لوقا 21/27 میں بیان کی گئی ہے اُس کا تعلق دُلہا والی آمد کے ساتھ قطعاً نہیں ہے۔ جب وہ اپنی دُلہن کو مصیبتوں سے پہلے لے جائے گا تو وہ ابنِ آدم کی آمد مصیبتوں کے بعد وقوع پذیر ہوگی، فوراً اُن مصیبت کے دنوں کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔۔۔ اور پھر ابنِ آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا (نہ کہ زمین پر) اور زمین کے سب قبیلے ماتم کریں گے۔ اور وہ ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادلوں۔۔۔ پر آتا دیکھیں گے۔" (متی 24/29-30، مرقس 13/24-32، لوقا 21/25-33) یہ یقیناً ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوا۔ اس آمد کی دانی ایل 7/13 اور مکاشفہ 1/7 سے بھی لازمی مماثلت کر لینی چاہیے۔" دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے اور ہر آنکھ اُسے دیکھے گی، اور جنہوں نے اُسے چھیدا وہ بھی اُسے دیکھیں گے اور دنیا کے سب قبیلے اُس کے لیے ماتم کریں گے۔" آمین یہ عظیم واقعہ دُنیا کی سب قوموں اور خصوصاً یہودیوں کو شامل کرے گا کیونکہ وہی ہیں جنہوں نے اُسے چھیدا تھا اور وہی اُسے دیکھیں گے۔ (زکریاہ 2/10)

سوال نمبر 16۔ کیا آپ کی خدمت کلام مقدس میں کہیں ملتی ہے؟

جواب: اگر یہ خدمت جس کے لیے خداوند نے مجھے مقرر کیا ہے کلام مقدس میں نہ ملے تو مجھے اُس کی خدمت کے اندر ہونے کا کوئی الٰہی حق نہیں ہے۔ "اور خدا نے بعض کو کلیسیا کے اندر، پہلے رسول، پھر نبی، پھر اُستاد۔۔۔" (1- کرنتھیوں 12/28)۔ بھائی برنہم نے کہا۔ "کسی شخص

کے پاس تبلیغ کا حق نہیں جب تک موسیٰ کی مانند وہ اُسے مقدس جگہ پر نہ ملے۔۔۔" (مستقبل کا گھر Future House صفحہ 37) خدا سے بلایا گیا۔ ہر شخص اپنی بلاہٹ کا دِن، گھڑی اور جگہ جانتا ہے اور اُسے ملنے والی ذمہ داری کے صحیح الفاظ بھی جانتا ہے۔ میری گواہی پوری دُنیا پر جانی جاتی ہے۔ اس کی تشہیر "شفا کی آواز (Voice of Healing)" کی جرمن اشاعت مارچ 1963 میں ہوئی دو گواہ فریڈ سوتھیمن (Fred Sothman) اور بینکس ووڈ (Banks Wood) 3 دسمبر 1962 کو موجود تھے۔ جب بھائی برنہم نے اُس الٰہی مکاشفہ کے وسیلہ سے لفظ بہ لفظ اُسی بات کو دہرایا جو خداوند نے مجھے 2 اپریل 1962 کو کہی۔ میں ہمیشہ اُس وقت کو یاد رکھوں گا۔ جب نبی نے کہا۔ بھائی فرینک، آپ غلط سمجھے جو خداوند نے کہا۔" آپ نے سوچا کہ ایک فطری قحط پڑے گا اور آپ نے فطری خوراک ذخیرہ کر لی"۔ پھر وہ مسلسل بولے۔" خداوند اپنے کلام کے سننے کا قحط بھیجے گا۔ جو خوراک آپ نے ذخیرہ کرنی ہے وہ اس وقت کا موعودہ کلام ہے۔۔۔۔ یہ ان پیغامات میں ہے جو ٹیپ (Tape) ہو رہے ہیں۔۔۔ لیکن بانٹنے کے لیے انتظار کریں جب تک باقی نہ حاصل کر لیں۔۔" جو ذمہ داری مجھے ملی اس کی ساخت دو تہہ والی ہے۔ پہلی، شہر سے شہر جاؤں اور کلام کی منادی کروں اور دوسری کہ روحانی خوراک تقسیم کروں۔

خدا کی پروردگاری کی بدولت ایسا ہوا کہ بھائی ڈان ببلٹز (Don Bablitz) 137 ایونیو پر وٹماٹرز ہوم ایڈمونٹم میں اگست 1976ء کو میرے قیام کے دوران مجھے ملنے کے لیے آیا۔ یہ وہی شخص تھا جو ایک ٹیم کے ہمراہ بہت سالوں تک بھائی برنہم کے چھپے شدہ پیغامات اُن سب ارسالی پتوں پر مجھے بھیجتا تھا جو مجھے متعدد ملکوں کے دوروں کے دوران ملتے تھے۔ اُس ہفتہ کی صبح اُس نے اچانک کہا، "بھائی فرینک، ہم بھائی برنہم کی خدمت کو بائبل میں دیکھتے ہیں۔ کیا آپ کی

خدمت بھی کلام میں کہیں ملتی ہے''؟ میں نے اُسے ٹوک کر کہا،'' مہربانی سے رُک جائیں، ایسی بات مت کریں، میری خدمت کتابِ مقدس کے اندر کہاں سے آسکتی ہے؟۔۔۔''

آپ یقین کریں یا نہ کریں، لیکن اگلی صبح میں جلدی اُٹھ گیا۔ کپڑے پہن کے تیار ہوا اور پلنگ کی نکڑ پر بیٹھ کر اپنی کتابِ مقدس کو لینے کے لیے جُھکا۔ جب میں دائیں جانب سے ہمیشہ یونہی ہوا۔ خداوند نے بڑے اختیار کے ساتھ اِن الفاظوں سے میرے ساتھ کلام کیا۔

''میرے خادم میں نے تجھے مقرر کیا ہے کہ (متی 24/45-47) کے مطابق خوراک بانٹو''۔ تب تک میں کلام کے اِس حوالہ کو نہ جانتا تھا۔ جو کہ اِس وقت کی روحانی خوراک کی تقسیم کے اعتبار سے تنہا مقام رکھتا ہے۔ خدا نے کہا ہے کہ وہ خداوند کے کلام سننے کا قحط بھیجے گا (عاموس 8/11) اسی لیے بھائی برنہم کو کہا گیا تھا کہ روحانی خوراک ذخیرہ کرو جو کہ اب تقسیم ہو رہی ہے اس واسطے جو مقرر کردہ خدمت مجھے خدا کی طرف سے ملی وہ براہِ راست بھائی برنہم کی خدمت کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ ڈھیر ساری خوراک کو ٹوکریوں میں جمع کرنا ایک بات ہے۔ جیسا کہ بھائی برنہم کو دکھایا گیا۔ اور خداوند کی میز سے تیار شدہ خوراک لوگوں میں بانٹنا ایک مختلف معاملہ ہے۔ تمام بھائی جن کو خدا کے گھرانے کی خدمت کا بلاوا ملا ہے کلام کے ساتھ جڑے رہیں اور روحانی خوراک کی عالمگیر تقسیم میں حصہ دار بن جائیں۔

سوال نمبر 17۔ کیا آپ بھائی برنہم کے پیغامات کی منادی کرتے ہیں؟

جواب: جی نہیں میں بھائی برنہم کے پیغامات کا پرچار نہیں کرتا اُن کا پہلے سے پرچار کیا جا چکا ہے۔ میں اُن کا ترجمہ کر کے شائع کرتا ہوں۔ جو بھی اپنی جان کو سیر کرنے کی خواہش رکھتا ہے وہ اُنہیں پڑھ یا سن سکتا ہے۔ میں کتابِ مقدس سے منادی کرتا ہوں۔ لیکن میں رُوح القدس کی

راہنمائی کے مطابق اُن بیانات کا حوالہ بھی دیتا ہوں جو بھائی برنہم نے اپنے پیغامات میں کہے ہیں۔

سوال نمبر 18۔ روحانی خوراک کیا ہے، بھائی برنہم کے پیغامات یا کہ کتابِ مقدس؟

جواب: کون اِس طرح کا سوال پوچھ سکتا ہے؟ یہ ہمیشہ کے لیے سچائی ہے کہ روحانی شخص فطری روٹی کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ وہ روٹی جو آسمان سے اُتری (یوحنا 6/32-59)۔ خدا کا کلام ہی روحانی خوراک ہے یہ ہمیں خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی قوت بخشتی ہے۔ (یوحنا 4/34)۔ چاہے ہم کتابِ مقدس پڑھیں یا اس کی تبلیغ کریں، کلام ہمیشہ اپنے وفادار برگزیدوں میں پورا ہوتا ہے جس بھی مقصد کے لیے اُسے بھیجا جاتا ہے۔ بھائی برنہم کے پیغامات میں ہم منکشف کلام کو پاتے ہیں جو کہ برگزیدوں کے لیے تازہ اور پوشیدہ من ہے۔ اِسی طرح اِس خدمت سے جڑا الٰہی مقصد پورا ہوتا ہے خاص کر انبیانہ اور ساتھ ہی ساتھ تعلیمی حصہ بھی شامل ہو۔

سوال نمبر 19۔ آخری دِنوں کی کلیسیا کو کون خداوند کے سامنے پیش کرے گا؟

جواب: پولس رسول پہلے اپنے وقت میں یہ خواہش کرتا تھا کہ ایک فتح مند کلیسیاء کو مسیح کے سامنے پیش کرے (2- کرنتھیوں 11/2-4) جب کہ وہ ڈرتا تھا کہ جس طرح سانپ نے حوا کو بہکایا اُسی طرح ایمانداروں کے ذہن بھی اُس سادگی کے اعتبار سے جو مسیح میں ہے میلے نہ ہو جائیں۔ پھر وہ دِکھاتا ہے کہ کیسے اُن لوگوں کے وسیلہ سے دھوکا متعارف ہوتا ہے جو کسی اور یسوع کی منادی کرتے ہیں۔ جنہیں دوسرا رُوح ملا ہے اور جو دوسری انجیل سناتے ہیں۔ افسیوں 5/26-27 کے مطابق یسوع مسیح خود ہی ہوگا''۔۔۔ تا کہ وہ خود کو ایک ایسی جلالی دُلہن کلیسیاء پیش کرے جس پر کوئی دھبہ یا جُھری نہ ہو''۔ عظیم ترین خادم خدا صرف کلام کی منادی کر سکتا ہے۔ لیکن خداوند خود

کلام ہے۔اُس نے اپنی کلیسیاء کوخریدا ہے۔وہ برگزیدوں کو بلاتا ہے۔اوروہی ہے جومخلصی کے کام کومکمل کرے گا جومنادی کرتے ہیں اُن کی عدالت اُن کے سامنے ہوگی۔جنہوں نے منادی کی ہو گی۔یہ اُس تجربہ کے مطابق ہے جب بھائی برنہم وقت کے پردہ کے پرّے لے جایا گیا۔یہ رومیوں12-14/7 اور2- کرنتھیوں10-5/9-10 کے ساتھ میل کھاتا ہے۔پولس رسول نے کہا'' ہم سب مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔''

سوال نمبر20۔آپ کا اُن کی طرف کیا ردِعمل ہے جوآپ کے نام کی غیبت کرتے ہیں؟

جواب: ہرگزنہیں وہ مجھے موقع دیتے ہیں کہ اُنکو برکت دوں جواپنے حسد پر قابونہیں رکھ سکتے۔میرا انجام اُن تمام خدا کے خادموں سے مختلف نہیں جوکلام کی منادی کرتے ہیں۔جیسے پولس رسول لکھتا ہے۔''۔۔۔عزت اور بے عزتی کے وسیلہ سے بدنامی اور نیک نامی کے وسیلہ سے گمراہ کرنے والے معلوم ہوتے ہیں پھر بھی سچے ہیں(2- کرنتھیوں6/8)

مثال کے طور پر جب جھوٹ اور غیبت ان اشاعت میں گردشت کرنے لگیں ''مقابلہ کرنے والا''(Contender)یا''سات گرجوں(Seven Thunders) کے بارے کتاب میں یا کھلے خط میں یاحتیٰ کہ خطبہ گاہ سے انٹرنیٹ میں محض اس واحد مقصد کے ساتھ کہ خدا کی مقرر کردہ خدمت کے الٰہی اتر کوسبوتاث کیا جائے۔پھر میں جانتا ہوں کہ خدا اُن لوگوں کو استعمال کررہا ہے۔اُس نے خدا کے سب خادموں کے ساتھ یہی کیا تھا۔خداوند یسوع،جس نے مجھے بلایا ہے ہرروز مجھے قوت بخشتا ہے کہ تمام سچے ایمانداروں تک خدا کا کلام پہنچاؤں۔اس ساری بدنامی کے باوجود میں برداشت کرتا ہوں۔میں۔۔۔کے پرانے اور نئے دشمنوں کو نیک تمنائیں ہی کہہ سکتا ہوں۔وہ جنہوں نے اپنے دن میں نبیوں،خداونداور رسولوں کوستایا وہ مذہبی راہنما تھے

لیکن حقیقت میں وہ روحانی اندھے تھےاوراندھوں کی راہنمائی کی کوشش کررہے تھے۔

بیج کی اصل فطرات خودبخود ظاہر ہوجاتے ہیں۔آپ کبھی بھی اُونٹ کٹاروں سے انجیرنہیں چن سکتے نہ ہی آپ ایک ہی چشمے سے میٹھااور کڑواپانی لے سکتے ہیں۔بعض قائن کی راہ پسند کرتے ہیں۔(1-یوحنا3/11-12)پیچھے تب جو قاتل کے اندر ظاہر ہوا،اورآج یہ کردارکشی کی صورت میں قائن اپنے حسد کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ہابل جوخداوندکوپسند آیا ہمارے سامنے عمدہ انسانیت کی مثال ہے۔حسداوررشک نفرت پیدا کرتے ہیں اورنفرت برادرکشی کی طرف لے جاتی ہے۔

حوالہ:''آپ کوکسی شخص کو مارنے کے لیے اُس کی پیٹھ میں چھرانہیں گھونپنا پڑتا،آپ اُس کی کردار کشی کریں اوراُسے مارڈالیں۔اُس کے اثر کو مارڈالیں۔آپ اپنے پادری کے خلاف یہاں کچھ بیان دیں،کچھ برااُس کے بارے میں کہیں یہ محض شایداُسے گولی مارنے کے مترادف ہے۔اُس کے بارے کچھ ایسا کہہ دیں جوٹھیک نہ ہوتو یہ لوگوں میں اُس کے اثر اوراس طرح چیزوں کو مار ڈالے گا۔اورآپ قصوروارٹھہریں گے۔(سنہری ڈالیاں صفحہ 167)(Golden Nuggets Pg161)

اضحاق اوراسماعیل ایک ہی باپ کی اولاد تھےلیکن وہ جوجسم کی خاطر پیدا ہوا تھا اُس سے نفرت کرتا تھا جووعدہ کے مطابق پیدا ہوا تھا۔''پس اے بھائیو!ہم اضحاق کی طرح وعدہ کے فرزند ہیں اور جیسے اُس وقت جسمانی پیدائش والا روحانی پیدائش والے کوستاتا تھا۔ویسے ہی اب بھی ہوتا ہے۔اس کا کبھی بھی کوئی اوررُخ نہیں ہوسکتا۔اُسے چھپانا ناممکن ہے۔(گلتیوں4/29-30)جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے اورتم جانتے ہو کہ کسی خونی میں ہمیشہ کی زندگی موجود نہیں رہتی۔(1-یوحنا3/15)یہی سادہ سچ ہے۔جوکوئی اپنے بھائی سے نفرت کرکے اُسے مارڈالتا ہے۔درحقیقت روحانی خودکشی کرتا ہے کیونکہ ایسا شخص ہمیشہ کی زندگی کھودیتا ہے۔

سوال نمبر 21۔ کیا بھائی برٔہنم نے کثرت ازدواج کی تلقین کی؟

جواب۔ مُہذب معاشرے کے اندر یہ کیسا سوال ہے! نہیں بالکل نہیں۔ افریقی ممالک میں چند بھائی جہاں کثرت ازدواج ابھی بھی عمل پیرا ہے، اُن بیانات پر زور دیتے ہیں جو نبی نے اس نسبت میں کہا ہے تاکہ اپنی جسمانی خواہشات کا انتظام کر سکیں۔ وہ ابراہام، یعقوب، الکانہ، جِدعوّن، داوٗد، سلیمان وغیرہ کا حوالہ دیتے ہیں۔ اور اسرار کرتے ہیں کہ داوٗد نے صرف اُس وقت زناکاری کی جب حتی اوریاہ کی بیوی اپنے ہاں لے آیا۔ یہ مضمون نہایت نازک ہے اور آسانی سے غلط مطلب لیا جاسکتا ہے۔ بھائی برٔہنم نے کہا ''لیکن اب مُہریں کُھل چکی ہیں۔ رُوح حق ہمیں کلام کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ زمانوں میں یہ سب خطائیں اِس لیے ہوئیں۔ کیونکہ مہریں نہیں کھلی تھیں۔ یہ منکشف نہیں ہوا تھا، یہ سچ ہے (Vol 3B Page 12)

بھائی برٔہنم نے ''کثرت ازدواج'' کی عبارت متعدد بار استعمال کی۔ خاص طور پر اُن کا پیغام ''شادی اور طلاق'' (21 فروری 1965)۔ پرانے عہدنامہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ یقیناً اُن کا ارادہ بھائیوں کے لیے کوئی حرم سرائے بنانے کا نہیں تھا۔ وجہ بتائے بغیر خدا نے شریعت میں کہا ''اگر وہ ایک اور بیوی لے۔۔۔'' (خروج 21/10)۔ نہ کہ بہت ساری۔ ایسی حالت میں آدمی کو دونوں بیویوں کی پوری ذمہ داری لینی پڑتی ہے۔ کہ اس طرح کے حالات میں خدا نے پہلوٹھے کے پیدائشی حق کے بارے بھی نصیحت کی ہے۔ (استثنا 17-21/15)۔

پولس رسول صاف طور پر لکھتا ہے کہ ہر مرد اپنی بیوی رکھے اور ہر بیوی اپنا شوہر (1- کرنتھیوں 7 باب) بھائی برٔہنم کا اصل میں مقصد صرف اس کی نشاندہی کرنا تھا کہ عورت مرد کے لیے خلق

ہوئی نہ کہ اس کے برعکس۔ (1- کرنتھیوں 11/9) یہی وہ وجہ ہے جس کے باعث مرد طلاق کے بعد دوبارہ شادی کر سکتا ہے بغیر سابقہ بیوی کا قصوروار ٹھہرے۔ جبکہ اگر عورت دوبارہ شادی کرتی ہے تو پھر زنا کرتی ہے کیونکہ وہ خدا کے قانون کے مطابق جب تک اس کا شوہر جیتا ہے اُس عہد کی پابند ہے۔ (رومیوں 7/2، 1- کرنتھیوں 7/39)۔ یہ بھائی برٔہنم پر اُسی مافوق الفطرت پہلے رنگ کے بادل سے منکشف ہوا تھا جو کہ مہروں کے کھلنے پر بھی حاضر تھا۔ یہ الفاظ اُس کے ہونٹوں سے نکلے۔ ''غور کریں یہاں یہ بیان ہے کہ وہ دوبارہ شادی نہیں کر سکتا ماسوائے کنواری کے۔ وہ دوبارہ شادی کر سکتا ہے۔ وہ شادی کر سکتا ہے۔ وہ دوبارہ شادی کر سکتا ہے۔ اگر وہ کنواری ہے۔ لیکن وہ کسی دوسرے کی بیوی سے شادی نہیں کر سکتا۔ بلاشبہ نہیں اور اگر وہ طلاق یافتہ عورت سے شادی کرتا ہے تو وہ زناکاری میں جی رہا ہے۔ غور کریں، مرد کر سکتا ہے لیکن عورت نہیں کر سکتی، جیسے داوٗد، جیسے سلیمان، جیسے پوری کتاب مقدس کا مراسلہ۔۔۔'' فرق صاف نمایاں ہے!
''۔۔۔عورت لازمی اکیلی رہے یا واپس اپنے شوہر سے صلح کرے (1- کرنتھیوں) وہ دوبارہ شادی نہیں کر سکتی۔ عورت دوبارہ شادی نہیں کر سکتی وہ لازمی اکیلی رہے۔ لیکن غور کریں۔ اُس نے مرد کے بارے نہیں کہا، دیکھیں آپ کلام کو جھوٹا نہیں بنا سکتے۔ (1.3 Page 11

ہر کسی کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے وہ وضاحتی بیان جو بھائی برٔہنم نے براہ راست جواب حاصل کرنے کے بعد دیا۔ شادی اور طلاق کے مسئلہ پر۔ یہ کلام سے انکشاف موروثی، روایتی سوچ سے بالکل مختلف ہے جو کہ فرقے سکھاتے ہیں۔ تمام لوگ جن کا دعویٰ ہے کہ پہلے ہی اس اہم شمعون کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں اُنہیں بتانا چاہیے کہ خدا ایسے شخص سے بات بھی نہیں کرتا۔ یہ مسئلہ خدا کے لیے اتنا اہم تھا کہ خدا بذاتِ خود کو اُداس مافوق الفطرت بادل میں ظاہر ہوا تا کہ اپنے خادم اور نبی کو مکمل مکاشفہ عنایت کرے۔ وہ سب جو اس وقت کے پیغام کو ماننے کے دعویدار ہیں

اس کا احترام کریں گے۔

سوال نمبر 22۔ شادی اور طلاق پر آپ کی تعلیم کیا ہے؟

جواب: میرے کسی بھی مضمون پر اپنی کوئی تعلیم نہیں ہے۔ موسیٰ نے ہمارے خداوند نے، پُولس رسول اور بھائی برنہم نے اس مضمون پر مفصل تعلیم دی ہے۔ حقیقت میں کسی کو بھی اس پر لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ماسوائے تمام تحریروں کے جو پہلے سے لکھی ہوئی ہیں۔ صحیح جگہ پر مرتب کر دیا جائے۔ یہ بلا شبہ جیسے بھائی برنہم نے کہا کہ یہ قدیم مسئلہ اور نہایت پیچیدہ ہے کہ ''آپ نہیں جانتے جب تک یہ آپ پر منکشف نہ ہو'' جب خداوند خدا نے احکامات دیئے تو بے شک وہ اس مضمون کو نہیں بھولا، اور اُس نے زناکاری کے بارے بیان کیا، ''تو زنا نہ کرنا۔ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا۔۔۔'' (خروج 20)

پہاڑی واعظ میں (متی 32-5/27) ہمارے خداوند نے زنا اور طلاق کے بارے بھی بیان کیا۔ ''تم زنا نہ کرنا۔۔۔ حتیٰ کہ کسی دوسرے آدمی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا۔۔۔'' وہاں وہ کہتا ہے۔ ''اگر تیری دائیں آنکھ تجھے تکلیف دے تو نکال کر پھینک دے۔۔۔ اور اگر تیرا داہنا ہاتھ تجھے تکلیف دے تو اُسے کاٹ کر اپنے سے الگ کر دے۔۔۔'' پھر وہ اُس شخص سے مخاطب ہوتا ہے جو کر سکتا ہے۔۔۔ نہ کہ جسے کرنا چاہیے۔۔۔ بیوی کو طلاق صرف جب وہ حرامکاری کرتی ہے (آیت 32) اس کے علاوہ وہ اُس کی زناکاری کی وجہ بنتا ہے۔ اگر وہ دوبارہ شادی کرتی ہے۔ تو بغیر شک و شبہ وہ اِس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔

دنیا کے کسی بھی معاشرے میں حتیٰ کہ بے دینوں کے ساتھ بھی شادی کا عام طور پر قدرتی خاندانی زندگی اور بطور نظام احترام کیا جاتا ہے۔ تیکھا سوال ہے: زناکاری کیا ہے۔ جس پر خدا کے قانون

کے مطابق کیا دونوں کو مرنا پڑے گا؟ کلام کیا کہتا ہے؟ جب کوئی مرد کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرتا ہے تو یہ زناکاری ہے، کسی دوسرے آدمی کی بیوی سے ''اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرے تو دونوں کو مار ڈالا جائے۔۔۔'' (استثنا 22/22)

ملاکی کے دوسرے باب میں خداوند نے کاہنوں اور لاوی کے قبیلہ کو اُن کی غلط تعلیمات کی وجہ سے ڈانٹا اور پھر وہ ہمارے والدین کے اُس عہد کے بارے بیان کرتا ہے جسے یہوواہ نے اجنبی معبود کی بیٹیوں سے شادی کر کے ترک کر دیا۔ یہ انبیانہ باب بہت گہرا ہے اور اہم نکتے پر لے جاتا ہے۔۔۔ تاکہ دیندار نسل حاصل کرے۔۔۔'' وہ نسل باغ عدن والی موعودہ نسل ہے جو کہ مسیح ہے (گلتیوں 3/16)۔ پھر ہم طلاق کے بارے پڑھتے ہیں کہ وہ تشدد کا عمل ہے۔ جب کوئی آدمی اپنی جوانی کی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو وہ اُس کے ساتھ عہد توڑتا ہے (آیت 14)۔ یہ خدا نے کبھی نہیں سوچا کہ عورت بھی اپنے شوہر کو طلاق دے گی۔

جیسے اسرائیل خدا کو طلاق نہیں دے سکتی۔ چنانچہ یہ بیان صرف خاص معاملات کے اندر ہی شوہر اپنی بیوی کو قانوناً طلاق دے سکتا ہے لیکن بیوی کبھی بھی اپنے شوہر کو طلاق نامہ نہیں بھیج سکتی۔

حوالہ: ''بھائی، دیکھو، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اگر عورت طلاق کے لیے مقدمہ کرتی ہے تو یہ شیطان ہے''۔ (CD, Vol.2, Pg 981)۔

اس سے پہلے کہ کوئی مرد یا عورت طلاق کے بارے سوچتا ہے۔ میرا ہمیشہ یہی ماننا ہوگا، وکیل کے پاس جانے سے پہلے اور طلاق کی کاروائی شروع کرنے سے پہلے مرد یا عورت پہلے اپنا ہاتھ یا پاؤں کاٹ ڈالنے کے بارے سوچے۔ طلاق بھیس بدل کر قتل کرنا ہے۔ جب شیطان کی تمام نفرت آمیز قوتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ نہ صرف شادی کو تباہ کرتی ہے بلکہ خاندان، کلیسیاء اور

معاشرے کو بھی برباد کر دیتی ہے۔ طلاق جیسا کوئی اور شیطان پر تشدد عمل نہیں ہے۔ یہ ساری زندگی کے لئے مار ڈالنا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اپنی خود کی راستبازی کو انجیر کے پتوں کے لباس سے ڈھانکنا محض مذاق ہے۔ شیطان جو دھوکے باز ہے، ہر خوش نما بحث جو پیش کی جاتی ہے اُس کے پیچھے چھپا ہوتا ہے۔ ایک بیوی اپنے شوہر کو رد کر کے اور چھوڑ کر اپنے ہی سر کو قلم کرتی ہے۔ اُسی لمحے وہ تمام رُوحانی اور قدرتی سمت کا صحیح تعین کرنا کھو بیٹھتی ہے اور ظالما اور زہریلی زبان بن جاتی ہے۔ جیسے ہی عورت شادی خاندان اور کلیسیائی زندگی الٰہی نظام سے باہر قدم رکھتی ہے۔ تو ایسے معاملہ میں اپنی مرضی سے گناہ کرتی ہے، اور خدا کے بیٹے کو نئے سرے سے مغلوب کر کے سرِ عام بے عزت کرتی ہے اور اس سب کے دوران وہ صرف اپنے خاوند سے بدلہ لینے اور اُسے برباد کرنے کا سوچتی ہے۔ اصل قصور وار فریق کی خصوصیات یہ ہیں۔ کوئی خیر خواہی نہیں، کوئی معافی نہیں، کوئی صلح نہیں آپ صرف الزامات، دُشمنی، اور بے قابو نفرت جو حتیٰ کہ موت کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ شخص قابلِ یقین دلائل پیش کرتا ہے تاکہ اپنے قصور وار ضمیر کے سکون کے لیے اور اپنے خاندان ایمانداروں اور عام لوگوں کے سامنے اپنے غلط اقدامات کو صحیح ثابت کرے۔

سوال نمبر 23۔ خدا کے خادم کے خاندان کے بارے کیا ہے؟

جواب: ایک مرتبہ پھر ہمیں پوچھنے کی ضرورت ہے کہ اس بارے میں کلام کیا کہتا ہے۔ متی کے پانچویں، چھٹے اور ساتویں باب میں ہمارے خداوند نے پہاڑی واعظ میں ہجوم کے سامنے مکمل جامع منادی کی۔ اُس لمبے واعظ کا نتیجہ ہم کچھ یوں پڑھتے ہیں۔ ”اور اس کے بعد یوں ہوا، جب یسوع نے یہ باتیں ختم کیں۔ تو لوگ اُس کی تعلیم پر تعجب کرنے لگے“۔ (7/28)

متی دسویں باب میں خداوند اپنے شاگردوں سے جنہیں اُس نے رسول کہا مخاطب نہ ہو کہ ہجوم سے۔ جب اُن سے مخاطب ہوا تو کہا۔ ”۔۔۔ اور اگر کوئی تمہیں قبول نہ کرے نہ ہی تمہارا کلام سنے جب تم اُس گھر اور شہر سے نکلو تو اپنے پاؤں کی مٹی جھاڑ دینا۔“ (متی 10/14)
”دیکھو میں تم بھیڑوں کو بھیڑیوں کے بیچ میں بھیجتا ہوں۔۔۔“ (آیت 16) ”۔۔۔ لیکن جب وہ تمہیں اِس شہر میں ستائیں تو دوسرے میں چلے جانا۔۔۔ (آیت 23)

خداوند نے یہ نہایت اہم بیان بھی دیا، جو کہ شاید کسی کی عمدہ ابدی منزل کا فیصلہ کرے۔ ”جو تمہیں قبول کرتا ہے مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے“ (آیت 40)۔ ہر ایک کو بڑی احتیاط سے پڑھنا چاہیے جو ہمارے خداوند نے اُن کے بارے کہا جنہیں اُس نے اختیار بخشا۔ وہ شہر سے شہر جاتے تھے، چاہے وہ شادی شدہ تھے یا کنوارے تھے۔ بلاہٹ ایک حکم ہے۔ یسوع مسیح ہمارے خداوند نے مندرجہ ذیل کلام میں اُن سے مخاطب ہوا جنہیں اُس نے امن کی منادی کے لیے بلایا تھا۔ ”یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں کیونکہ میں اس لیے آیا ہوں کہ آدمی کو اُس کے باپ سے اور بیٹی کو اُس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کر دوں۔ اور آدمی کے دشمن اُس کے گھر ہی کے لوگ ہوں گے۔۔۔“ (متی 10/34-36)۔ یہ خاندانی فساد پہلے سے بتا دیا گیا تھا جو ایک خادم کے گھر میں بھی وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔ بہر حال خدا کے خادم کو اپنی منادی جاری رکھنی چاہیے۔ جن خادموں کو اُس نے بھیجا اُنہیں ہم آہنگ خاندانی زندگی یا خوشگوار خدمت کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ خدا نے کبھی بھی نبی یا رسول، یا اُستاد کے شادی شدہ ہونے کے بارے نہیں کہا۔ خدا کے خادم کی ازدواجی حیثیت چاہے کچھ بھی ہو اُسے لازمی اُس الٰہی ذمہ داری کے تابع ہونا چاہیے۔

غور کریں کہ کیسے بالکل مختلف الفاظوں سے اُس نے مقامی کلیسیاء کے نگہبانوں (ایلڈر) سے خطاب کیا۔ پہلا تیمُتھیس تیسرا اباب اور پہلے طِطُس کے مطابق نگہبان اور بزرگ شادی شدہ ہوں۔ اور یہ بیان کہ ''وہ ایک بیوی کے شوہر ہوں'' ۔کا یہ مفہوم نہیں ہوسکتا کہ باقی سب جتنی چاہیں بیویاں رکھیں اس کا سادہ مطلب یہ ہے کہ جو شخص مقامی کلیسیاء میں خاص ذمہ داریاں رکھتا ہے اُسے شادی شدہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ جو مسائل اُس مقامی کلیسیاء میں اُٹھتے ہیں وہ اُنہیں حل کرسکے۔ حوالہ: ''بائبل کی ضرورت ہے کہ بزرگ شادی شدہ ہو۔ اُسے ایک بیوی کا شوہر ہونا چاہیے'' ۔(COD Vol 1 Page 354)

خدا کے بیٹے کے بارے کیا ہوا؟ باوجود اُس کی مافوق الفطرت خدمت کے، روٹی کو کئی گنا بڑھانا، بیماریوں کو شفاء دینا، مردوں کو زندہ کرنا، طوفان کو ساکت کرنا وغیرہ ہم پڑھتے ہیں۔ ''۔۔۔کیونکہ اُس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے'' ۔(یوحنا 7/5)

وہ اُسے جسمانی لحاظ سے جانتے تھے نہ کہ روح کے اعتبار سے۔ متی 58-13/53 کے مطابق ابن آدم اپنے شہر میں اُن کی بے اعتقادی کی وجہ سے کچھ نہیں کرسکتا وہ کہتے تھے ہم اُسے جانتے ہیں یہ بڑھئی کا بیٹا ہے ہم اس کی ماں مریم کو جانتے ہیں ہم اس کے بھائیوں کو جانتے ہیں ہم اس کی بہنوں کو جانتے ہیں اور وہ خفا ہوتے تھے کیونکہ جو اُن کی آنکھیں دیکھتی تھیں اور جو لوگ کہتے تھے اُس کے مطابق جانچتے تھے۔ پھر بعد ازاں یہ بیان متی 13/57 میں ہوا۔ ''نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا'' ۔یہ پڑھ کر ہمیں تکلیف ہوتی ہے کہ اُس وقت کے مذہبی راہنما ہمارے نجات دہندہ کے بارے میں کیا کہتے تھے۔ فریسیوں اور فقیہوں نے اُس کے منہ پر کہا، ''ہم حرامکاری سے پیدا نہیں ہوئے۔ ہم خوب نہ کہتے تھے کہ تو سامری ہے اور تجھ میں بد رُوح ہے''؟ ایک لمحہ کیلئے تصور کریں، ہمارا خداوند کا اِکلوتا بیٹا، اُسے سامری کا لقب دیا گیا، اُس پر

یہ الزام لگا کہ وہ حرامکاری سے پیدا ہوا۔ یہی وہ وقت تھا جب یسوع نے یہ بیان دیا۔

''۔۔۔میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں۔۔۔تم اپنے باپ ابلیس سے ہو(یوحنا 48-8/41)

آیا خادم اپنے خداوند کی نسبت کسی مختلف سلوک کی توقع کرسکتا ہے؟ یہ دِکھاتا ہے کہ نجات دہندہ یہاں فطرتی خاندان بنانے کے لیے نہیں آتا تھا نا ہی اپنی خدمت کے منافع بخش کاروبار میں تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ یہی اُس کے خادموں پر بھی لاگُو ہوتا ہے۔ بے شک اُن کے پاس مسیح کے بدن کی خدمت کا بڑا اُونچا بُلاوا ہے ایک ایسی بُلاہٹ جو فطرتی خاندانی بندھن سے بھی آگے جاتا ہے۔

خدا کے کلام میں انبیازادوں کیا کسی رسول یا اُستاد کے بچوں کے لیے بھی کوئی وعدہ نہیں ہے کہ وہ اُس اختیار یا بلاوے کے وارث ہوں گے۔ سموئیل نبی نے اچھے مقصد سے اپنے دو بیٹوں کو قاضی مقرر کیا۔ ''۔۔۔وہ نفع کے لالچ سے رشوت لیتے اور انصاف کا خون کردیتے تھے'' ۔(1- سموئیل 9-8/1) حتی کہ ایک نبی کا بامقصد فیصلہ کسی نبی یا بادشاہ یا مردِ خدا کا فرزند اپنے منصب کے جھانسے میں اپنے آپ کو سربلند کرے، وہ لوگوں کو اپنا پیروکار بنائے۔ ایک ایسی مثال پہلا سلاطین کے پہلے باب میں درج ہے۔ جب اُدونیاہ نے جو حجیت سے داؤد کا بیٹا تھا۔ ''۔۔۔نے سر اُٹھایا اور کہنے لگا میں بادشاہ ہوں گا اور اپنے لئے رتھ اور سوار اور پچاس آدمی جو اُس کے آگے آگے دوڑیں تیار کئے'' ۔خدا تو پہلے ہی اپنا فیصلہ کرچکا تھا داؤد کے تحت پر اگلا جانشین سلیمان تھا جبکہ اُس کے بھائیوں کا یہ خیال نہیں تھا کہ اُسے تخت کا گمان کرلینا چاہیے۔

علاوہ ازیں یہ بھی ممکن ہے کہ بیٹے خود کو اور دوسروں کو کہتے ہوں گے ''میں صدر بنوں گا!'' ''میں قائد بنوں گا'' ''میں اختیار لوں گا!'' ''میں عبادات کرواؤں گا'' ''میری کلیسیاء ہو گی۔۔۔'' ''میں کروں گا۔۔۔'' باوجود اپنے ذاتی حالات کے، وقت

کے ابتدا ہی سے خدا کے تمام بچے خادموں نے خدا کی طرف سے اُنہیں دیے گئے اختیار کی فرمانبرداری کی ہے جو خدا کبھی واپس نہیں لیتا۔ کسی خدا کے خادم نے یہ کبھی نہیں کہا ''میں کروں گا'' ۔۔۔ میں یہ چاہوں گا ۔۔۔ میں یہ یا وہ کرنا چاہتا ہوں! بہتیرے تو پہلے راضی ہی نہ تھے، لیکن اُنہیں کرنا پڑا کیونکہ خدا کے بلاوے بغیر نجات کے ہیں۔ اس لیے خاندان ہو یا نہ ہو، شادی شدہ ہو یا اکیلا ہو۔ الٰہی اختیار نجات کے منصوبہ کا حصہ ہے اور اُسے ہر صورت اور ہر حال میں عمل پیرا ہونا چاہیے۔

سوال نمبر 24۔ سات کلیسیائی زمانے کی کتاب کے بارے کیا ہے؟

جواب:۔ میں اپریل 1966ء میں امریکہ سے واپسی پر دو کتابچے لے کر آیا ''بیسویں صدی کا نبی'' اور ''لودیکیہ کی کلیسیاء کا زمانہ'' اور یہ کتاب بھی ''سات کلیسیائی زمانوں کی تشریح''۔ مجھے یہ تاثر تھا کہ بھائی برینہم اِس کتاب کے مصنف تھے۔ میں نے اُس کا ترجمہ کیا اور دس ہزار کاپیاں جرمن زبان میں شائع کر دیں۔ پھر مجھے 48 صفحات پر مشتمل ایک چھوٹی کتاب ''لودیکیہ کی کلیسیاء کا زمانہ'' ملی جو اپنے آپ میں مکمل تھی۔ پہلے سے آخری لفظ تک، کلیسیائی زمانہ کی کتاب میں ملتی ہے، صفحہ 365-319 تک۔ بعد میں نے غور کیا کہ بھائی برینہم نے جو منادی اصل پیغامات میں کی اور کلیسیائی زمانہ کی کتاب میں بہت تضاد پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بے شمار تعلیمات کلام سے ہٹ کر ہیں۔ جن کی بھائی برینہم نے کبھی تبلیغ ہی نہیں کی۔ مثال کے طور پر اِس میں لکھا ہے کہ جو لوگ نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے وہ ابدی زندگی حاصل کریں گے کیونکہ اُنہوں نے بھائیوں پر کچھ شفقت دکھائی ہے۔ یہ 1- یوحنا 12-11/5 سے بالکل متضاد ہے۔

دوسری یہ مثال ناقابلِ تصور بیان ہے جو حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کے

بارے ہے۔''۔۔۔۔ یوں راست باز اور شریر اس درخت کے درمیان میں ساتھ ساتھ کھڑے تھے ۔۔۔ اور بیشک اُن کی ڈالیاں آپس میں ایک دوسرے سے لپٹی ہوئی تھیں۔ (صفحہ 92-98) حتیٰ کہ یہ کتاب متی 25 باب، آیت 31 سے کے درمیان امتیاز نہیں کرتی، جب قومیں جمع ہوں گی اور عدالت ہوگی جو ہزار سالہ بادشاہی سے پہلے ہوگا۔ اور پھر مکاشفہ 20 باب 11، آیت سے جب سفید تخت کی عدالت ہوگی جو ہزار سال کے بعد آخری عدالت ہوگی۔ میں نے اِس کتاب میں بے شمار معاملات جو درست طور پر پیش نہیں کیے گئے۔ چھیڑنے سے اِنکار کر دیا اور میں ہر ایک سے التماس کرتا ہوں کہ اصل پیغامات کو استعمال کریں۔

جب اس کے بارے میں چھان بین کی گئی تو مجھے بتایا گیا کہ کلیسیائی زمانوں کی کتاب کا اصل مصنف بھائی لی ویل (Lee Vayle) تھا۔ بھائی برینہم نے خاص طور پر کہا کہ اُس نے کبھی اِسے نہیں پڑھا تھا۔ 17 فروری 1965ء کو اپنے پیغام میں ''خداوند کی حضوری سے بھاگنا'' (صفحہ 6) اُس نے کہا'' اور پھر سات کلیسیائی زمانے ۔۔۔۔ میرا خیال ہے۔ ہمارے انمول بھائی نے کسی نہ کسی طرح تھوڑی زیادہ تحریک نے لی ہے، اور اُس نے کہا اور وہ اپنے سے چند کتابیں لکھنے جا رہے تھے۔ جیسے کہ اور اُس نے ایک لکھی جس کا نام، میرا ماننا ہے، ''بیسویں صدی کا نبی'' اور دوسری ''لودیکیہ کی کلیسیاء'' مجھے یقین ہے یا کچھ اس طرح میں نے کبھی خود نہیں پڑھی۔ اگر میں خود پڑھوں گا تو شاید اُن کے بارے اپنا ذہن تبدیل کروں جب سے اس کے اندر چند تعلیمات کلامِ مقدس سے میل نہیں کھاتیں لہٰذا میرا مشورہ ہے کہ اسے صرف تاریخی پسِ منظر کے لیے استعمال کیا جائے۔ بلکہ نہ کہ تعلیمی مقاصد کے اختیار کے لئے۔

سوال نمبر 25۔ کیا سات کلیسیائی زمانوں میں ہر ایک کا دورانیہ بھائی برینہم پر منکشف

ہوا تھا؟

جواب: کلیسیائی زمانوں کے دورانیہ کا تعین کرنے کے لئے کسی مکاشفہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بھائی برنہم نے متعدد بار مورخ ڈاکٹر کلارنس لارکن کا ذکر کیا ہے۔ اُس کی کتاب ''تقدیر ازل کی صداقت'' (Dispensatied Truth) میں آپ صفحہ 130-131 پر ٹھیک ٹھیک ترتیب وار تلاش کر سکتے ہیں جس کی نقل بھائی برنہم نے کی۔ بلاشبہ خادموں کے نام بھائی برنہم نے ہی چنے، جو نقشہ بھائی برنہم نے کلیسیائی زمانوں اور دانی ایل کے ستر ہفتے کے ساتھ استعمال کیا، میں اُسے جیفرسن ویل سے اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ وہ باقاعدہ وہی پیش کرتا ہے جو اِس مضمون پر اُس کی تعلیم تھی۔ ہمیں اِس کی تصدیق اُس کے بیانات سے ملتی ہے۔

سوال نمبر 26۔ کیا بھائی برنہم نے پیش گوئی کی کہ 1977ء میں اختتام ہوگا؟

جواب: بھائی برنہم نے کبھی ایسی کوئی نبوت نہیں کی۔ جبکہ سن 1977 کا تذکرہ اُس نے متعدد پیغامات میں کیا۔ کلیسیائی زمانوں کی کتاب صفحہ 322 پر جو بیان ملتا ہے وہ بھائی برنہم نے ہونٹوں سے نہیں نکلا۔ یعنی کہ 1977 سارے دنیاوی نظاموں کو ختم کر کے ہزار سالہ بادشاہی میں لے جائے گا۔ چنانچہ یہ بیان کسی بھی ایک ریکارڈ شدہ پیغام میں نہیں ملتا۔ یہ دراصل لفظ بہ لفظ بھائی لی ویل (Lee Vayle) کے قلم سے اخذ کیا گیا ہے جو کہ اُس کتاب کا مصنف ہے۔ یہی بیان اُس کی اسی کتاب کے صفحہ نمبر 7 پر ملتا ہے ''لودیکیہ کی کلیسیاء کا زمانہ''۔ 17 جنوری 1972ء کو بھائی لی ویل (Lee Vayle) نے 1977 کے بارے میرے سوال کا جواب کچھ اس طرح دیا۔ ''میرا ماننا ہے کہ نبی کے ساتھ 1977 لازمی سب کچھ ختم کر کے ہمیں ہزار سالہ بادشاہی میں لے جائے گا۔۔۔''۔ یہ واضح طور پر مصنف کی ذاتی رائے تھی نہ کہ نبی کی۔

سوال نمبر 27۔ کیا بھائی برنہم نے ایسا کیلنڈر دیکھا جو 1977 پر اختتام پذیر ہوتا تھا؟

جواب: نہیں، میرے علم میں کسی نے بھی اب تک بھائی برنہم کی اس قسم کی رویا کے بارے میں کوئی مشابہ بیان نہیں ملتا۔ اس کا مزید حتمی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ اصل میں کون اِس کہانی کو لے کر آیا۔ ہمیں سب سے پہلے اس قیاس کردہ کیلنڈر رویا کے بارے 1966ء میں علم ہوا۔ بعد ازاں، کیلنڈر رویا کو شائع کیا گیا اور میں نے اپنے فروری 1967ء کے خط (Circolar Letter) تشہیری خط میں بھی کیا۔ پھر مجھے سال 1977 کے بارے چند مشکوک وشبہات شروع ہوئے۔ میں نے بھائی لی ویل (Lee Vayle) سے وضاحت پوچھی۔ اُسی خط کے اندر، بتاریخ 17 جنوری 1972ء میں اُس نے کیلنڈر کی رویا کے بارے مندرجہ ذیل لکھا۔

''اب بھائی فرینک، کیونکہ لوگ شائع کر رہے ہیں کہ بھائی برنہم نے ایک کیلنڈر دیکھا جسے ہاتھ سے اُلٹایا گیا جب تک 1977ء کی تاریخ کا نظارہ ہوا۔ اور جانا کہ اُس نے ایسی کوئی رویا نہیں دیکھی تھی۔ بلکہ محض کسی نے کچھ بناڈالا اہم نے اس چیز پر بحث کی ہے۔۔۔'' المیہ یہ ہے کہ امریکا میں ذمہ دار لوگوں نے کبھی بھی اسے دُرست نہیں کیا۔ اور آج کے دن تک ہمیں اس جھوٹ کے ساتھ چھوڑ دیا گیا کہ بھائی برنہم نے یہ پیشن گوئی کی۔ چنانچہ اُس کے دشمنوں نے اِسے اپنے فائدہ کے لئے استعمال کیا اور اعلان کیا کہ وہ ''جھوٹا نبی'' تھا، کیونکہ پیشن گوئی پوری نہیں ہوئی تھی۔

سوال نمبر 28۔ کیا پاک روح کا بپتسمہ اور نئی پیدائش ایک ہی بات ہے؟

جواب: جی نہیں، کلیسیائی زمانوں کی کتاب میں یہ بیان بھائی برنہم کے ہونٹوں سے نہیں نکلا بلکہ کتاب کے مصنف سے۔ اس واسطے یہ کسی بھی ٹیپ شدہ (taped) پیغام پر نہیں ملتا۔ علاوہ

ازیں یہ کلام کے مطابق نہیں۔ایک رُوح کے وسیلہ نئی پیدائش ہے اور دوسرا رُوح القدس کی معموری ہے۔اعمال آٹھویں باب میں لوگ مبشر فلپس کے پیغام پر ایمان لائے اور اُنہیں بپتسمہ دیا گیا۔پھر رسول یروشلم سے آئے تا کہ اُن کے لیے دُعا کریں کہ وہ رُوح القدس حاصل کریں۔ اعمال دسویں باب میں ایک ہی عبادت میں مکمل نجات توبہ، معافی، راستباز ٹھہرایا جانا۔نئی پیدائش اور رُوح القدس کے بپتسمہ کا تجربہ ہوا۔نئی پیدائش کے وسیلہ سے ہم خدا کے بیٹے اور بیٹیاں بن جاتے ہیں۔رُوح القدس کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم مسیح کے بدن کے اندر بطور رُکن جگہ پاتے ہیں اور اُس کی خدمت کے لئے قوت پاتے ہیں۔(لوقا24/47؛اعمال1/8؛اعمال2باب، 1- کرنتھیوں12،1- کرنتھیوں14)

اہم بات یہ ہے کہ دونوں تجربات، چاہے وہ الگ ہوں یا اکٹھے ہوں، محض بحث کے نکتے نہ ہوں۔بلکہ خدا کے فضل سے ہمارے سچے ذاتی تجربات بن جائیں۔بھائی برینہم نے کہا،

’’جب آپ خداوند پر ایمان لاتے ہیں۔آپ کو نئے خیالات ملتے ہیں۔ایک نئی زندگی لیکن یہ رُوح القدس کا بپتسمہ نہیں ہے دیکھیں؟ آپ ایمان لاتے ہیں تو نئی زندگی حاصل کرتے ہیں، آپ کو ابدی زندگی مل جاتی ہے۔۔۔لیکن رُوح القدس کا بپتسمہ آپ کو خدا کے بدن میں شامل کر دیتا ہے۔خدمت کے لیے نعمتوں کے ماتحت‘‘۔

(COD Vol 1 Page 269, Para 363+364)

سوال نمبر29۔اُس تمبُو والی رویا (Tent vision) کے بارے کیا جو بھائی برینہم کو ملی؟

جواب۔1958 میں پہلی مرتبہ مجھے تمبُو والی رویا کے بارے علم ہوا جو بھائی برینہم نے 1955ء

میں دیکھی۔میری تحریری تفتیش کا جواب بھائی رائے بارڈرز نے دیا (Roy Borders) جو کہ بھائی برینہم کے پیغامات کے منیجر تھے، 18 مئی 1965ء کو اور اس لحاظ سے دوسری چیزیں، اُس کا بیان مندرجہ ذیل تھا۔

’’۔۔۔میں چند الفاظ میں جواب دینے کی کوشش کروں گا، جیسا کہ بھائی برینہم نے پیچھے ہدایات دی ہیں۔۔۔تمبُو کے حوالے سے، یہ قابل ممکن ہے کہ امریکہ سے باہر، یورپ اور دوسرے ممالک میں تمبُو استعمال ہوگا۔۔۔‘‘

بھائی برینہم عین آخر تک تمبُو رویا کی تکمیل کی توقع کرتے رہے۔مگر جب سے وہ جلال میں اپنے گھر چلے گئے ہیں معاملہ خود بخود حل ہوگیا ہے۔اس عرصہ کے دوران بہت سی چیزوں کو شہرت کی چمک میں دھکیل دیا گیا ہے۔شاید غیر ارادتاً، مگر یقیناً اپنی اپنی تعلیمات کو سہارا دینے کے لیے۔تمبُو رویا کے حوالہ سے کچھ لوگ سیکھاتے اور ایمان رکھتے ہیں کہ بھائی برینہم جی اُٹھیں گے اور تھوڑے عرصے کے لئے تمبُو خدمت کریں گے۔خطرناک حصہ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بھائی اپنے آپ کو اور اپنی تعلیم کو بھائی برینہم کے پیچھے چُھپا کر غلط ڈھونگ رچاتے ہیں ورنہ نہ تو وہ کسی کو قائل کر سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی اُن کی پیروی کرے گا۔یہ میں خداوند کے کلام سے یسوع مسیح کے نام میں کہتا ہوں۔جب کسی چیز کا خدا کے کلام میں وعدہ نہیں ہے تو پھر بعد ازاں کوئی تکمیل بھی نہیں ہو سکتی۔ یہی سادہ سچ ہے۔

سوال نمبر30۔کیا رویا ملنے کے بعد بھی ادھوری رہ سکتی ہے؟

جواب: یہ قابل فہم ہے کہ وہ لوگ، خاص طور پر جن سے وہ شخصی طور پر بولا دیکھنا چاہتے تھے۔کہ بھائی برینہم کی رویتیں اُس کی زندگی میں مکمل ہوں گی۔جب کہ ہو سکتا ہے یا شاید کسی مکمل اور

مختلف طریقہ سے، اُتوقع کے برعکس پہلے سے مکمل ہو چکی ہوں۔ بھائی برنہم نے مارچ 1963 میں مہروں کے کھلنے تک ایک سو سے زائد مرتبہ ''تمبُو'' کا ذِکر ابراہام اور سارہ کے تعلق سے کیا۔ اُس نے عموماً ایسا دُعا کرنے سے پہلے کیا اور زور دیا کہ یہی نشان ہمارے وقت میں بھی دہرایا گیا تھا۔ پیدائش اٹھارہویں باب میں 5 مرتبہ ''تمبُو'' کا تذکرہ ہوا ہے۔ سارہ تمبُو میں تھی جب خداوند خدا نے اضحاق کی پیدائش کے بارے وعدہ کیا۔ بعض اوقات بھائی برنہم دُعا کے دوران لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر کر اُسی خدا کی حضوری کو ثابت کرتا تھا جو لوگوں کے دلوں کے بھید کو جانتا اور منکشف کرتا ہے جس طرح تب ابراہام کے ساتھ ہوا۔ تاہم مجھے ہر ایک کو خبردار کرنا ہے کہ اِس میں سے کوئی تعلیم نہ بنائی جائے۔ ہمیں اِس سارے معاملے کو خدا کے لیے چھوڑ دینا چاہیے۔

روحانی چیزیں قدرتی علامات کے ساتھ دکھائی جاسکتی ہیں۔ جیسے بھائی برنہم نے اپنے آپ کو رویا کے اندر ہیکل (Tabernacle) میں سب قسم کی سبزیاں لاتے ہوئے دیکھا۔ مثلاً اصل مطلب روحانی خوراک کو ذخیرہ کرنا تھا۔ ہمارے وقت کا منکشف خدا کا کلام۔ پطرس رسول نے بھی ایک قدرتی تصویر دیکھی۔ ایک بڑی چادر جس میں ہر قسم کی رینگنے والی چیزیں وغیرہ تھی۔ جس کی روحانی اہمیت یہ تھی کہ غیر اقوام کو بھی نجات دی گئی ہے۔ (اعمال 22-10/9)

ہمارے خداوند نے محض قدرتی علامات اور تمثیلیں استعمال کیں جب خدا کی بادشاہی کے بارے بیان کیا اور اس وجہ سے اُس نے منادی کی کہ ''۔۔۔ چیزیں جنہیں بنائے عالم سے پوشیدہ رکھا گیا ہے''۔ (متی 13/35)

وہ بھائی جو بھائی برنہم کے ساتھ ابھی تک اُس تمبُو رویا کی اصل تکمیل کو تھامے ہوئے ہیں اُن کے پاس کتابِ مقدس کے اندر کوئی حتمی وعدہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں کلامِ مقدس میں کوئی ایک مثال نہیں ملتی جہاں کسی نبی نے واپس آکر اپنی خدمت جاری رکھی۔ کوئی تعجب نہیں کہ ایسے بھائی

ہمارے ساتھ کسی قسم کی رفاقت نہیں رکھنا چاہتے۔ کیونکہ ہم صداقت سے اعلان کرتے ہیں کہ بھائی برنہم کی خدمت اُس لمحے ختم ہوگئی جب وہ اس دنیا سے جلال میں اُٹھا لیا گیا۔ جب سے وہ اِس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ اُسے رد کرتے ہیں۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اُسے خدا نے بلایا کہ اِس پیغام کو قوموں تک لے جائے۔ وہ اِس حد تک جاتے ہیں کہ اُسے دُلہن کو بہکانے والا اور مخالفِ مسیح کا نام دیتے ہیں۔ اُسے رد کرنا چاہیئے۔ جب سے وہ تمام گرج کی تعلیم (Thunder Ministries) کے مخالف ہے اور قیاس کردہ ''نبی کے مخالف'' ہے، حقیقت میں، بیانات اِس حد تک جاتے ہیں اور کہتے ہیں ''کسی کو اِس اختیار کے دعوے کا حق نہیں کہ خدا کے منکشف کلام کو خدا کے لوگوں تک پہنچائے''۔ جہاں تک اُن کی تعلیم جاتی ہے، سب کچھ بھائی برنہم کی خدمت کے ساتھ ختم ہو گیا اور دوبارہ اُسی کے ساتھ شروع ہو گا۔ ''اس عرصہ میں'' (meantime) استعمال کیا جارہا ہے نبی کے بارے بے ثمر مباحثوں کے لیے اور جو اُس نے کہا اور تباہ کُن تعلیمات کو پھیلانے کے لیے۔ اِس پیغام (Message) کے اندر کتنی افسوسناک نشوونما ہے!

حقیقت میں اِن تمام توقعات کا یسوع مسیح کی خوشخبری کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ جن تمام چیزوں کی منادی اور جن کی تکمیل کا انتظار وہ کر رہے ہیں اُن سب میں خداوند یسوع کا حتیٰ کہ ایک مرتبہ بھی تذکرہ نہیں ہے۔ جھوٹی اُمیدیں پرورش پا رہی ہیں جو بالکل مایوسی میں لے جائیں گی۔ برائے مہربانی، حقیقت تسلیم کریں۔ پیارے بھائیو، جو چیزیں خدا کی بادشاہی کے متعلق ہیں اُن کا کسی ذاتی تفسیر سے کوئی تعلق نہیں۔

اب ہم موسیٰ کی طرف دیکھتے ہیں اور وہ اختیار جو اُسے دیا گیا کہ لوگوں کو موعودہ ملک میں لے کر جائے۔ اُسے اسرائیل کی کلیسیا کے ساتھ اس لحاظ سے داخلہ کی اجازت نہ ملی۔ استثنا 34 باب

کے مطابق۔ اُسے محض یہ اجازات ملی کہ کوہِ نبو سے اچھی طرح موعودہ ملک کو دیکھ لے۔

بھائی منارٹ کے ہمراہ میں عمان سے ٹیکسی (Taxi) لے کر کوہِ نُبو گیا۔ ہم نے شاندار نظارہ دیکھا۔ اُوپر سے نیچے دیکھیں تو یریحو عین دائیں طرف، En Gedi اور بحرِ مردار ہماری بائیں جانب اور یروشلم بالکل ہمارے سامنے تھا۔ میں کتنا بہتر طور پر سمجھ سکتا تھا کہ موسیٰ نے کیا محسوس کیا ہوگا! خدا کی راہیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ قدرتی آنکھ سے یوں دِکھتا ہے جیسے موسیٰ نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی۔ ہمیں روحانی معرفت کی ضرورت ہے تاکہ خدا کے طریقے اور فیصلوں کا احترام کریں۔

ہمارا ایمان ہے کہ خدا خود مخلصی کے کام کو ختم کرے گا۔ اُسی انداز سے جیسے اُس نے بنائے عالم سے پیشتر اُس کا منصوبہ بنایا۔ اہم چیز یہ ہے کہ ہم اپنے دن کے موعودہ کلام میں حصہ لینے کے لیے تیار ہوں کیونکہ سچا ایمان صرف خدا کے وعدوں میں لنگر انداز ہوتا ہے۔

خدا کے وعدوں کے حوالہ سے ہم پڑھتے ہیں، ”خداوند جس نے اپنے سب وعدوں کے موافق اپنی قوم اسرائیل کو آرام بخشا مبارک ہو کیونکہ جو سارا وعدہ اُس نے اپنے بندہ موسیٰ کی معرفت کیا اُس میں سے ایک بات بھی خالی نہ گئی“ (1-سلاطین 8/56)

”کیونکہ خدا کے جتنے وعدے ہیں وہ سب اُس میں ہاں کے ساتھ ہیں۔ اِسی لئے اُس کے ذریعہ سے آمین بھی ہوئی تاکہ ہمارے وسیلہ سے خدا کا جلال ظاہر ہو“۔ (2- کرنتھیوں 1/20)

مسیح کی پہلی آمد پر ایک موعودہ نبی اُس کا پیشرو تھا۔ لیکن خداوند نے خود نجات کے کام کو کلوری کی صلیب پر مکمل کیا۔ اب بھی ایسے ہی ہے: بھائی برنہم ایک موعودہ نبی تھے جن کو سب چیزوں کو اصل حالت میں بحال کرنے کے لئے بھیجا گیا اور پیغام (message) پیشرو ہے لیکن خداوند خود ہوگا جو اپنے مخلصی کے کام کو مکمل کرے گا۔

”کیونکہ خداوند اپنے کلام کو تمام اور منقطع کر کے اُس کے مطابق زمین پر عمل کرے گا“ رومیوں 9/28)

سوال نمبر 31۔ اسرائیل اور کلیسیاء کے درمیان کیا مماثلت ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب خاص طور پر اعمال 15/13-18 میں مِلتا ہے۔ پہلے خدا اپنے فضل سے، سب قوموں میں جا کر اپنے نام کی خاطر لوگوں کو باہر نکالتا ہے۔ اِس کے بعد وہ اسرائیل کی طرف واپس جائے گا اور داؤد کی ہیکل کو دوبارہ تعمیر کرے گا۔ رسُول نے رومیوں کے مکمل گیارہویں باب کو اِس مضمون کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔ ہمارے پاس بلاشبہ یہودیوں اور غیر اقوام کی نجات کے منصوبہ کی نسبت سے مکمل نظرِ ثانی ہے، اسرئیل اور کلیسیاء کے خیال سے۔

اہم نکتہ یہ ہے۔ 143 ممالک سے بارہ قبیلے موعودہ ملک میں واپس پہنچ چکے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ اُنہیں لازمی طور پر یروشلم میں ہونا چاہیے۔ اسرائیل کے اندر تاکہ دو نبیوں کی خدمت کے دوران اُن پر مہر کی جاسکے۔

اسی طرح وہ تمام سچے ایماندار جو مسیحی فرقوں میں بکھرے ہوئے ہیں اُن کو اِس دن کے موعودہ کلام اب جمع ہو کر آنا چاہیے تاکہ رُوح القدس اُن پر مہر کرے (افسیوں 1/13) ورنہ وہ ریپچر میں حصہ نہیں لے سکتے۔ خدا کے وعدہ کے بغیر ایمان مذہبی وہم خیالی ہے۔ سچا ایمان اسی لیے خدا کے وعدوں میں لنگر انداز ہوتا ہے۔ ابراہام اُن وعدوں پر ایمان لایا جو خدا نے اُس کے ساتھ کئے اور اُس نے اُن کی تکمیل دیکھی۔ اب ابراہام کا سچا بیج اس دِن کے وعدوں پر ایمان رکھتا ہے اور اُن کی تکمیل بھی دیکھے گا۔

سوال نمبر 32۔ نجات کے منصوبہ کے مطابق ہم کس مرحلہ میں ہیں؟

جواب۔ ہم یقیناً کلیسیائی زمانہ کے آخری مرحلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ دُلہن کے زمانہ کے اندر۔ بے شک مسیح کی واپسی قریب الواقع ہے۔ ہم وقت کی نشانیاں اور اپنے وقت کے نبوتی کلام کی پیشن گوئیوں سے دیکھ سکتے ہیں جواب پوری ہو رہی ہیں، خاص طور پر اسرائیل کے حوالہ سے۔ آخری وقت کا پیغام آدھی رات کا بڑا اہم شور ہے۔ یہ اُن سب کے لیے بُلاوا ہے جو دُلہن کلیسیاء کا حصہ ہیں۔ پولس رسُول نے جو اپنے دن کے لئے بیان کیا وہ آج بھی لاگو ہوتا ہے۔ صرف وہی جو فضل کے وسیلہ سے برگزیدہ ٹھہرے اُس کو حاصل کر کے سب چیزوں کے وارث ہوں گے۔ کیونکہ صرف وہی ہیں جو سُنتے اور تابعداری کرتے ہیں کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ بلاشُبہ خدا کا اس دُنیا پر کبھی بھی سب سے عظیم کام جو اُس نے کیا اور جو اُس کا آخری بھی ہوگا وہ سب چیزوں کی مکمل بحالی ہوگا۔ جس کا کچھ حصہ فرمُودہ کلام کی خدمت اور رُوح کے قوت بخش کام ہیں جو خدا کے فرزندوں کو ظاہر کریں گے۔ مُردوں کی قیامت اور انتہا میں مسیح کی واپسی۔

خُلاصہ

شکرانے کے ساتھ میں پیچھے مڑ کر 54 سالہ خوشخبری کی منادی اور 42 سالہ بین الاقوامی خدمت کی طرف دیکھتا ہوں، جس کے دوران مجھے استحقاق ہوا کہ عبادات کے وسیلہ اور ریڈیو کے ذریعہ اور ٹی۔وی نشریات سے لاکھوں لوگوں کے ساتھ، 130 ممالک سے زائد میں خدا کے سچے کلام کو پہنچایا جائے۔ شاید، خاص طور پر افریقی براعظم کے بھائیوں کی زیادہ مدد ہوئی جیسا کہ بھائی برینہم نے جرمن عُقاب کو افریقہ کے اُوپر پرواز کرتے دیکھا۔ ہر ملک کے اندر، ہر شہر میں میں نے نبی کو متعارف کروایا، مگر میں نے ہمیشہ یسوع مسیح کو بطورِ نجات دہندہ منادی کی جو کہ کل، آج

بلکہ ابد تک یکساں ہیں اور بلاشبہ میں نے وفاداری کے ساتھ صرف، خدا کے کلام میں سے سیکھایا۔ میں نے کبھی بھی متنازع مضمونوں کو عام لوگوں میں پیش نہیں کیا۔ کبھی بھی کسی ایسے بھائی کا تذکرہ نہیں کیا جو غلط تعلیمات کو فروغ دیتا ہو۔ جبکہ، تب سے ایک آدمی کی تعظیم بت پرستی کی حد تک پہنچ چُکی ہے جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے ایک شخصیت جو نبی ہے۔ قدیمی رواج کے ساتھ جیسے کہ تصویریں، مُجسمہ، کپڑے کے ٹکڑے اور خاص ٹھکانے جیسے کہ قبر، وغیرہ وغیرہ، اِن مقامات کو زیارتوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

میرے پاس اس پر بولنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ چاہے میری آواز سُنی جائے یا نہیں اِس پر بہت زیادہ زیرِ بحث موضوع پر غور کرنے کے لیے مجھے آخری تحریک اُس پارسل سے ملی جس میں چار عدد (CD & DVD) امریکہ سے مجھے ایک بھائی نے بھیجیں۔ یہ مجھ تک تب پہنچیں جب میں اِن سوالات کے جوابات دے چکا تھا۔ وہ کام جسے میں اصل میں کترانے کی توقع کرتا تھا۔ اُن ڈی۔وی۔ڈیز نے مزید تصدیق کی اُن ضروری اور فوری اقدامات اُٹھانے کی اُن چند متنازع چیزوں پر، خدا کے ابدی کلام کی روشنی میں۔

وہ سب برینہم مرکز پیغام معلوم ہوتا ہے جو مزید یسوع مسیح کی ابدی خوشخبری کے ساتھ ہم آہنگ نہیں نظر آتا۔ یہ بار بار سنا جاتا ہے، "نبی نے یہ کہا۔۔۔" ، "نبی نے مجھے بتایا۔۔۔" وغیرہ وغیرہ۔ لوگ مزید یسوع مسیح کا ذِکر ہی نہیں کرتے۔ یہ بھائی جو گواہیاں پیش کرتے ہیں وہ مزید اُن کا حصہ ہی نہیں ہے۔

نبی کی فکر ہے اور اُس نے جو کہا ہے۔ لیکن جو یسوع مسیح نے کہا ہے اُسے خاطر میں نہیں لیا جا رہا۔ جیون کہانیاں، شکار کی کہانیاں، تمبُو کی کہانیاں، جہاز کی کہانیاں اور بہت سی اور اُن کی گواہیوں کا مُواد ہے اور جو کچھ بھائی برینہم نے بطورِ انسان بھی کہا اُسے "خداوند یوں فرماتا ہے کے طور پر

بیان کیا جاتا ہے کیا یہ خداوند یسوع مسیح کی اصل خوشخبری سے مکمل کج روی نہیں ہے۔ جیسے اُس کی منادی پولس نے بھی کی (گلتیوں 1) ایک افسوسناک ارتداد جو ہر قسم کی بت پرستی کی طرف لے جاتا ہے۔

اب چالیس سال سے زائد عرصہ کے بعد اُس کی جیون کہانی نشر کی جارہی ہے اور نئی تبدیل شدہ صورت حال اُبھر رہی ہے۔ کیا ہمارے پاس یوحنا بپتسمہ دینے والے کی جیون کہانی ہے یا پطرس یا پولُس کے بارے؟ یا ہمارے پاس وہ زندگی دینے والے الفاظ ہیں جو خدا نے اُن کے وسیلہ سے کہے؟ ولیم برنہیم نے ہمارے لیے بلور کی مانند شفاف تبلیغ چھوڑی ہے جو ہمیں واپس خدا کی طرف لے جائے۔ کیا بھائی برنہم نے اپنے پیغامات میں اپنے انسانی پہلو کی نسبت سے نہیں کہا؟ ''اگر آپ چیری پیسٹری (Pastry) کھا رہے ہوں تو آپ بیج ایک طرف نکال کر پیسٹری (Pastry) کھاتے جائیں گے؟ کیا اُس نے نہیں کہا، ''مرغی کھاتے وقت آپ ہڈیاں ایک طرف نکالتے جائیں''؟ باقاعدہ وہ چھوٹی چیزیں، موضوع کے علاوہ، اُنہیں بھی موضوعات بنادیا گیا ہے۔ یہاں ''ہڈیوں'' پر غضبناک لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے۔ آج ہمیں پوچھنا پڑے گا، ''کس پیغام کو ہم مانتے ہیں؟ ہم کس خوشخبری کی منادی کرتے ہیں؟

ابتدا میں کلام تھا، نہ کہ تفسیر! ابتدا میں اتفاق تھا نہ کہ تقسیم! سمجھوتا یا ملاوٹ ممکن نہیں ہے۔ ابتدا ہی سے خدا نے روشنی اور تاریکی کو جدا کر دیا اور یہ ہمیشہ تک ایسے رہے گا۔ جو کوئی بھی خدا کے سچے کلام کو واحد حتمی اور غیر مشروط قبول نہیں کرتا وہ حق سے بے وفائی کرتا ہے اور اس وجہ سے ملامت شدہ ہے کہ جھوٹ پر ایمان لائے اور جانچا جائے گا (2- تھسلنیکیوں 2/10-12)۔ وہ تمام مشکل عمومی بیانات جو بھائی برنہم نے دیے اور وہ بھی جو اُس کی خدمت کے حوالہ سے ہیں خدا پر چھوڑ دیے جائیں۔ ''غیب کا مالک تو خداوند ہمارا خدا ہی ہے پر جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمیشہ

تک ہمارے اور ہماری اولاد کے لیے ہیں تا کہ ہم اس شریعت (استثنا 29/29) کی سب باتوں پر عمل کریں''۔

جو کچھ امریکا میں ہو رہا ہے اُس پر ساری دنیا میں بھائیوں نے اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ میں جج نہیں ہوں، لیکن اُس الٰہی اختیار کی بدولت میں اپنا مقام واضح کرنا چاہتا ہوں۔ میرا ''صدر دفتر'' اس زمین پر نہیں ہے یہ تو آسمان میں ہے۔ اور ''خدا کی آواز'' خدا کے مقدس کلام سے سنی جاتی ہے جس کا پرچار ساری دُنیا پر ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل تاکید ابھی بھی مُستند اور ٹھوس ہے۔ ''آج، اگر آج تم اُس کی آواز سُنو تو اپنے دِلوں کو سخت نہ کرو!'' (عبرانیوں 3)۔ جیسے کہ سب نبیوں، خداوند اور رسُولوں نے اُن کے وقت میں مختلف جگہوں پر اُن کی خدمتیں تھیں۔ ایسے ہی ہمارے عزیز بھائی ولیم برنہم کی جیفرسن ویل ٹیبرنیکل میں مرکزی خدمت تھی۔ لیکن کسی کو یروشلم سفر نہیں کرنا پڑا، باوجود اس کے کہ کلام وہاں سے صادر ہوا۔ (یعسیاہ 2؛ اعمال 2)۔

اِس سے پہلے کہ بھائی برنہم کو آخری آرام گاہ میں لٹایا جاتا۔ میرے پاس سب پیغامات آچکے تھے۔ اور اس وجہ سے جیفرسن ویل میں وائس آف گاڈ ریکارڈنگ کے کھلنے سے بہت سال پہلے ہی وہ بیش قیمت روحانی خوراک میری ملکیت میں تھی۔ منکشف کلام کسی انسانی نگرانی کے تابع نہیں رکھا جاسکتا۔ بلکہ اسے ہر دم ہر کسی کے لیے دستیاب ہونا چاہیے۔ جہاں تک میری رائے ہے، مکمل پاک کلام ابد تک قائم ہے جس میں یہ انتباہ بھی شامل ہے ''تم میرے طالب رہو اور زندہ رہو۔ لیکن بیت ایل کے طالب نہ ہو اور جلجال میں داخل نہ ہو اور بیرسبع کو نہ جاؤ کیونکہ جلجال اسیری میں جائے گا اور بیت ایل ناچیز ہو گا۔ ''تم خداوند کے طالب ہو اور زندہ رہو۔۔۔'' (عاموس 5) یہ تمام بڑے خاص مقامات تھے جہاں خدا نے اپنے آپ کو بڑے غیر معمولی طریقہ سے منکشف کیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ خدا کے لوگوں کے لیے منحوس کھلونے تھے۔ یروشلم، وہ شہر جسے خدا نے خود

چُنا تھا، اس واسطے متعدد بار برباد کیا گیا۔ کوہِ موریاہ پر، جو بعد میں ہیکل کا پہاڑ بن گیا۔ مسلمانوں نے وہاں مسجدِ اقصیٰ اور قبۃ الصغرۃ تعمیر کر لیا۔ جب تک خدا کسی خاص مقام پر خدمت کے وسیلہ موجود ہوتا ہے تو وہ مقام الٰہی مقصد کا کردار ادا کرتا ہے۔ جیسے ہی وہ خدمت ختم ہوتی ہے وہ مقامات ناگزیر طور پر توہم پرستی اور بت پرستی کے لیے زیادتی مقامات بن جاتے ہیں۔ عین حزقیاہ کے وقت سے اسی پیتل کے سانپ کی پرستش اور اُس کے آگے قربانیاں گزرانتے تھے جو موسیٰ نے بنایا تھا۔ حزقیاہ کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ اُسے چکنا چور کر دے۔ (2-سلاطین 18/1-8) آج خداوند ہم سے کہتا ہے "میرے طالب ہو اور زندہ رہو"۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا "یروشلم جاؤ یا جیفرسن ویل جاؤ"۔ وہ نہیں کہہ سکتا۔ "نبی کی قبر یا غروب آفتاب پہاڑ کی زیارت کرو"۔ کیونکہ اُس نے ہم سب سے یہ کہا ہے "میری بات کا یقین کرو کہ وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گے اور نہ یروشلم میں۔۔۔ مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش رُوح اور سچائی سے کریں گے۔۔۔ خدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے پرستش کریں"۔ (یوحنا 24-19/4)۔ وہ سب جو ہمارے خداوند نے کہا وہ آج بھی اور ہمیشہ تک مُستند اور ٹھوس رہے گا۔ آمین! آمین!

میں بھی بھائی برینہم کو بطورِ انسان جانتا تھا۔ میں نے ایک ہی میز پر اُس کے ساتھ کھانا کھایا، اُس کی گاڑی میں اس کے ساتھ سفر کیا۔ اُس نے مجھے وہ چیزیں بتائیں جو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ میں نے 1958 سے 1965 کے دوران ہونے والی ہماری خط و کتابت کے 21 خطوط سنبھالے ہوئے ہیں۔ دو مرتبہ اُس کی براہ راست التجا پر میں نے جیفرسن ویل ٹیبرنیکل میں منادی کی۔ یہ وہی تھا جس نے مجھے کہا کہ اُس کی جگہ پر لاس اینجلس میں کلفٹن کیفے ٹیریا میں فل گاسپل بزنس مین فیلوشپ میں پیغام سناؤں۔ ایسی بہت سی چیزیں ہیں جنہیں بڑے شکرانے سے میں یاد

کرتا ہوں۔ اُس نے مجھے حتیٰ کہ اُس بھائی کے بارے بتایا جس نے بقایا 40 ہزار ڈالر تا کہ اُس کا پاسپورٹ اُس کو واپس کر دیا جائے۔ پھر اُس کے گھر میں نے چائے پی۔ پھر وہ خوشی سے گھر چلا گیا۔ ٹیکسن نے قیام کے دوران مجھے اجازت تھی کہ میں اُس کے گھر مختلف اوقات میں رخصت ہوں۔

لیکن بھائی برینہم صرف ایک انسان تھے۔ جب اس نے 700 کی بجائے 7000 کہے دیا جب اس نے یہ بات کی کہ نوح خُدا کے ساتھ 500 سال تک چلاتا رہا۔ جب کہ وہ صرف زمین پر 365 سال ہی رہا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی زبان اکثر اوقات پھسل جاتی ہے اور جب اس نے مثال کے طور پر یہ کہا۔ کہ گندم جلائی جائے گی،، پھر اس نے جلدی سے اپنی درستگی کی۔ بھوسہ جلایا جائے گا،، اور اناج اُس آسمانی غلہ میں جمع کیا جائے گا۔ جب اس نے یہ بات کی کہ نوح نے 120 سال تک تبلیغ کی پھر اس نے اس بات کو دوہرایا کہ دوسرے مبلغ نے کیا کہا۔ یہ وہ عرصہ تھا جو خدا نے مقرر کیا تھا (پیدائش 6:3) نوح 500 سال کا تھا جب اس کے تین بیٹے پیدا ہوئے (پیدائش 5:32) اور وہ 600 سال کا تھا جب زمین پر سیلاب آیا (پیدائش 7:6) درحقیقت یہ وہ چند باتیں ہیں جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ بجائے اس کی۔ وہ عام انسان کی طرح تھا مثال کی طور پر ایک انسان کی طور اپس نے کچھ پیغام میں کہا روحانی خوشی جو یسوع مسیح ہمارے خداوند کے دوبارہ آنے کے بارے میں ہے۔ خدا کے خود ظاہر ہونے سے پہلے تین چیزوں کا ہونا ضرور ہے ایک چیخ ایک آواز بگل بجانا جب یسوع آتا ہے تو یہ تینوں کرتا ہے۔ بھائی کے برینہم کی کہنے کا حقیقی مطلب یہ تھا یہ تین چیزیں ہوں گی جب یسوع دوبارہ آئے گا (1 تھسلنیکیوں 4 باب 15 تا 17 آیت)، 1 کرنتھیوں 15 باب 15 تا 52 آیت) بھائی برینہم نے واضح طور پر یہ کہا ہے ،، یہ پیغام پہلے آتا ہے کہ چراغ درست کرنے کا وقت ہے اپنے

چراغ روشن کرو،، یہ نہیں ہے 1 تھیسلنیکیوں جب کہ یہ متی 25 ہے () غیر ارادی اور نا مکمل بات سیکھانے کیلئے غلط ہوتی ہے جب سے یسوع نے اس قبر کو کھولا ہے بدل چکی ہے۔ انصاف (عدل) کی نشست اُس کے نزول ہونے کے دوران جبکہ ایک افسوس ناک وجہ اور بدعت ہے کیساتھ اور دوسری چیزوں کو بانٹ دینا چاہیے لیکن میں ان چیزوں کا اعلان کرنے سے پہلے روکنا چاہوں گا۔1966ء سے ان چودہ سالوں کے دوران ایک حیرت انگیز ایک ہم آہنگی موجود تھی 1979ء میں شیطان خدا کے اس کام کو تباہ کرنے کی کوشس کی تب سے ان کی غلط تعلیمات اور مختلف تحریکوں کے کورس لئے گئے ہیں آج بھی بہت سارے بھائی یہ نہیں جانتے کہ یہ نیا سلسلہ جو40 سال پہلے شروع ہوا بھائی برنہم کی موت تک جاری رہا۔ برنہم نی دیکھا کہ دلہن اپنے قدموں سے گر پڑی ہے لیکن انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ وطن واپس اپنی اُس مقام پر آ چکی ہے اور دوبارہ یہ وہی الفاظ تھے جیسے جیسے اُن کے پیغامات اُس رستے سے ہٹتے جاتے تھے لیکن اُن میں کوئی تعلیم نہ تھی۔ یہ ٹوٹ پھوٹ کا عمل 1980 کے بعد ہوا جب بھائیوں نے ان اقوال کو اُن کی سیاق وسباق کے لحاظ سے اکٹھا کیا اور انہوں نے نئے عقائد کو متارف کروایا جو انجیل مقدس کی تو اقعات میل نہ کھاتا تھا۔ لفظ ہمیں وعدے کی سرزمین تک لے جاتا ہے جبکہ اُن کی تشریح زمین کو لے آتی ہے اب اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے ہمیں اس بات کو ماننا چاہیئے کہ کوئی انسان مشکلات سے نہیں نکل سکتا سوائے خدا کے وہ سب یہ کہتے ہیں (اعمال 20 باب 30 آیت) اس طرح کے عقائد کو مکاشفے کہتے تھے لیکن انہوں ان لکھے گئے الفاظ کی تنقید نا کی تھی ہم افسوس ناک طریقے سے اسی کو بار بار دہراتے ہیں جو پہلے ہی تمام واقعات رسموں سے واقع ہو چکے ہیں اُن کا نقطہ اُن کا نبی یا نبوت یا اُن کے بانی ہیں اُن کا عتراف یہ ہے ،،ہم بائبل پر یقین رکھتے ہیں اور اپنے نبی پر اب میں خداوند یسوع مسیح کے نام سے دوبارہ یہ کہتا ہوں اصل نقطہ نظر یہ ہے کہ خدا کے

لفظوں کی عزت کی جائے اور اُس کی روح کی درستگی کا علم رکھا جائے۔ جیسے آج ہر فرقہ اس کو غلط سمجھتا ہے اور اس کی غلط وضاحت کرتا ہے۔ ایک انجیل کی جو اُن کیلئے بہت اہم ہے جس پر وہ اپنی کلیسیاء اور تنظیموں کو بناتے ہیں ایسا ہی مکاشفہ 10 باب میں بھی واقع ہوا ہے۔ جب غلط تعلیم کا سلسلہ ایک اور طریقے سے آگے بڑھتا ہے جب مکاشفہ 10 کی غلط وضاحت کی جاتی ہے یا اس مضمون کو غلط جگہ سے لیا جاتا ہے۔ بھائی برنہم نے ہمیں کلام کی بنیادی تعلیمات سے متعارف کروایا ہے۔ ان تعلیمات کی خدا کی کلام کے ساتھ بہت مشابت ہے۔ ہم ان باتوں پر اندھا یقین نہیں رکھتے لیکن ان تصدیق کیلئے خدا کے کلام سے معلوم کرتے ہیں (اعمال 17 باب 11 آیت) ہمیں بھائی برنہم مکمل طور ملاکی 4 کے مطابق جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بھائی برنہم کو وعدے کے نبی کے طور پر جاننا چاہیئے وہ آخری وقت کی کلیسیاء کا پیغمبر تھا (آمین) میری خواہش ہے کہ خدا کہ اس طور سے خدمت کرو کہ جتنے بھی روز یسوع مسیح دلہن کلیسیاء کا حصہ ہیں۔ اُن کو ایمان کے اتحاد میں واپس لایا جائے 40 سال گزر گئے بھائی برنہم کو آسمان پر گئے ہوئے اور ہم لوگ اب زمین خدا کے ایک عظیم اور بڑے کام کی توقع کر رہے ہیں۔ بائبل میں سب سے بڑی مثال ہمارے لئے ایوب کی ہے جس نے سب کچھ برداشت کیا شیطان نے اُس کا سب کچھ ختم کر دیا یہاں تک کہ اُس کی بیوی بھی اُس کے خلاف ہوگئی اور کہا ایوب 2/9 آیت اب اُس کی بیوی اُس سے کہنے لگی کیا تو اب بھی اپنی راستی پر قائم رہے گا خدا کی تکفیر کر اور بچ جا اور اُس کے سب سے اچھے دوستوں نے اُسے چھوڑ دیا اور اُس یقین نہ کیا اور پھر ایک وقت آیا جب خدا نے ایوب سے بات کی اور اُس کے سارے حالات تبدیل ہو گئے ایوب نے اپنے دوستوں کیلئے دعا کی اور اُس کو پہلے سے زیادہ برکت ملی۔ (ایوب 42 باب 10 آیت تا 17 آیت) اُس وقت ایوب کو جواب ملا جو کچھ اُس کی بیوی

اور اُس کے دوستوں نے کہا تھا سب معاف کر دیا گیا۔ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا اے بھائیو! یسوع کے آنے تک میرے رہو تم نے ایوب کے صبر کے بارے میں سنا ہے۔ یعقوب 5 باب 7 تا 11 آیت) ہمارے لئے دوسری بڑی مثال یوسف کی ہے جیسے اُس کے اپنے بھائیوں نے کنویں میں پھینک دیا اور پھر بعد میں ایک عورت کی وجہ سے جھوٹے الزام میں قید میں ڈالا گیا۔ یہ وہ حالات تھے جن سے یوسف کو گزرنا تھا کہ اُن حالات میں سے گزر کر وہ اپنے بھائیوں کو کال کے دنوں میں اناج دے اُس نے کبھی اپنے بھائیوں پر پابندی یا الزام نہیں لگایا اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا میرے پاس آؤ میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں اور وہ اُس کے پاس آئے اور اُس نے کہا میں یوسف ہوں تمہارا بھائی جسے تم نے مصر میں بیچ دیا تھا اب تم غم نہ کرو اور نہ اپنے اوپر غصہ کرو تم نے مجھے بیچا کیونکہ خدا نے جانوں کو بچانے کیلئے مجھے تم سے آگے بھیجا (پیدائش 45 باب)۔ اگر یہ ایوب کے ساتھ نہ ہوا ہوتا تو ہم اُس بحالی کی بارے میں نہ جان سکتے کہ کس طرح خدا نے اُسے بحال کیا اور اگر یہ یوسف کے ساتھ بھی نہ ہوا ہوتا تو ہم نہیں جان سکتے تھے کہ کس طرح اُس نے کال کے دنوں میں اناج دیا۔ اگر یوحنا بپتسمہ دینے والا منادی نہ کرتا تو خداوند کی راہ تیار نہ ہوتی اگر پُولس رسول نہ ہوتا تو غیر اقوام کبھی خدا کی خوشخبری کو نا سنتی۔ اگر بھائی برینہم منادی نہ کرتا تو ہمارے پاس آخری وقت کا پیغام نہ ہوتا اور کچھ لوگ کہتے ہیں اگر بھائی فرینک دس سال تک بھائی برینہم کے ساتھ نہ رہتا اور اُسے اختیار نہ ملتا تو دنیا کبھی بھی آخری وقت کے پیغام کے بارے نہیں جان سکتی تھی۔ ان سب باتوں میں ہم لوکل گرجا گھروں کی منادی کی بات نہیں کر رہے لیکن ان گرجا گھروں کی بات کر رہے ہیں اُن کی تعلیم کی بات کر رہے ہیں جو کہ مکمل طور پر بالکل صحیح معنوں میں نجات کے حق کی منصوبے کے ساتھ جڑے ہوئے ہے۔ اس کتابچے کے شروع میں میں نے کچھ لکھا ہے کہ میری خواہش ہے کہ سب لوگ اپنے آپ کو ابلیس

کے شکنجے سے آزاد کریں اور اُس کی مرضی کو کبھی بھی پورا کرنے کیلئے اپنے آپ کو ابلیس کے تابع نہ کریں (یوحنا 16 باب 13 آیت) میں لکھا ہے کہ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا اور تم کو تمام سچائی کی راہ دیکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیں گا (1 تمتھیس 4 باب 1 آیت) لیکن روح صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانے میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے ہرگز پختہ ہو جائیں گے۔ ہر ایک خداوند کے پاس واپس آ سکتا ہے کہ اور خدا کی مرضی کی مطابق اُس وعدے کو لے سکتا ہے۔ خدا کے فضل سے میں اپنی صلیب اٹھاؤں گا اور جب میں زندگی کا تاج حاصل کروں گا تو مجھ پر غلط تعلیمات کوئی بوجھ نہ ہو گا مجھے جلال تک پہنچنے تک مسیحی کے لئے بھائی برینہم کیلئے اور خاص طور پر اپنی رسوائی برداشت کرنا ہے یہ رسوائی میرے لئے خدا کے بہت سارے خادموں سے اوپر دینے کیلئے نہیں تھی بلکہ اس لئے کہ اُس نے میری خواہش کو بڑھایا کہ میں پورے خلوص اور سچائی کے ساتھ خدا کے لوگوں کی خدمت کروں گا۔ کاش کے خدا مجھے میری آخری سانس تک ایسے ہی رکھے جیسے میرے خداوند اور نجات دہندہ نے فرمایا کہ میں اس لئے پیدا ہوا اور اس واسطے دنیا میں آیا ہوں کہ حق پر گواہی دوں جو ہوئی حقانی ہے میری آواز سنتا ہے۔ میں خداوند کے ہر سچے خادم کو پسند کرتا ہوں جو یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اس کلام اُس روح سے پیدا ہوا ہوں جو زندہ رہنے کی امید دیتا ہے اور جو حق اور سچ کی گواہی دیتا ہے میں بھی خدا کے آگے یہ کہہ سکتا ہوں جیسے یوحنا رسول نے کہا کہ کسی جھوٹ کی سچائی نہیں ہے اور جو کوئی خدا کو جانتا ہے ہماری سنتا ہے اور جو کوئی خدا کا ہے خدا کے کلام کو سنتا ہے۔ ابتدا میں کلام تھا اور وہی کلام آج بھی ہے اور آخر تک ہو گا ہر غلط تعلیم اس ابلیس کی زہریلی غلط فہمی ہے جو اپنی آپ کو نور کا فرشتہ کہتا ہے جو بھی خدا کا منصوبہ ہے کرنے کا وہ پوری دنیا میں دلہن کلیسیاء دے پورا ہو گا وہ اپنے دُلہے کو ملنے

کیلئے تیار ہوگی جب دُلہا لینے آئے گا اور میں کہتا ہوں کہ جتنے لوگ دلہن کا حصہ ہوں گے اور جو غلط فہمیوں میں سے نکلیں گے اور خدا کے کلام کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور ایمان میں متحد ہوں گے اُن کو کبھی بھی کوئی بھی آدمی غلط تعلیمات کی طرف نہیں کھینچ سکتا اور وہ صرف اُس بات کا یقین کریں گے جو کہ کلام کہتا ہے (آمین) مکاشفہ 22 باب 17 تا 21 آیت اور روح اور دلہن کہتی ہے آ اور سننے والا بھی کہے آ اور جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آبِ حیات لے۔

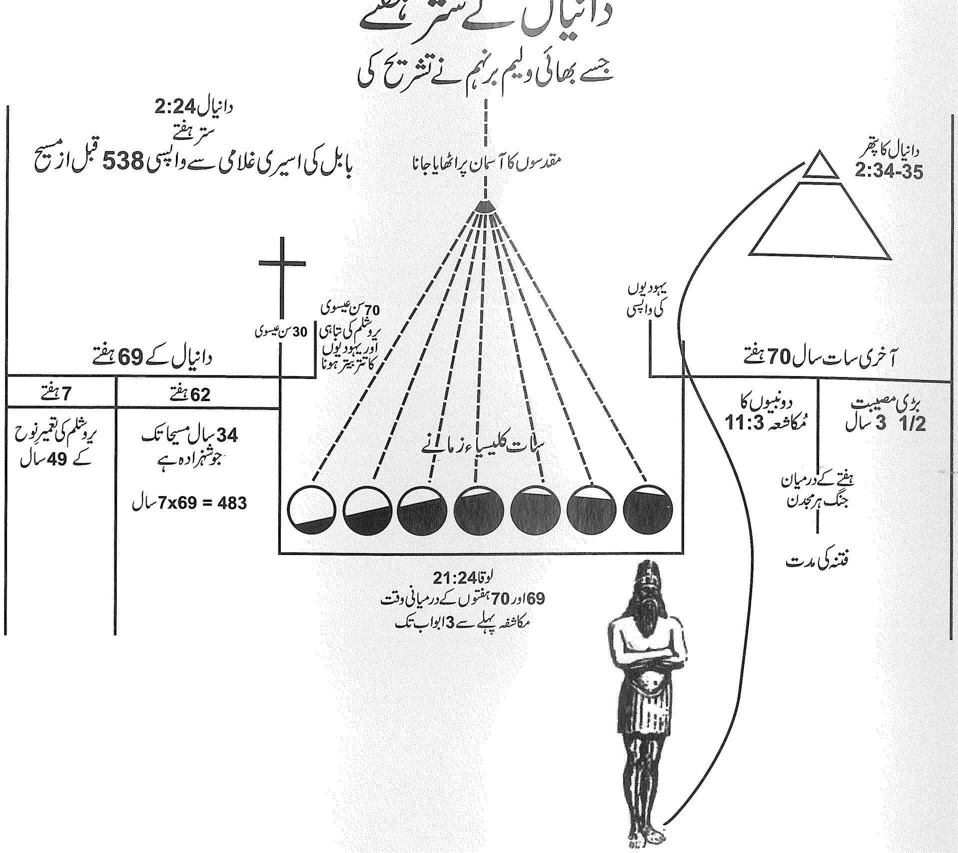

یہ خاکہ بھائی برنہم نے استعمال کیا جب دانیال کے ستر ہفتوں پر منادی کی اور خاص طور جب سات کلیسیائی زمانوں پر تعلیم دی۔ کچھ بھی تبدیل نہیں کیا گیا۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ یہ واضح اور بائبل کے مطابق ہے۔